جلد ۲۹ | ۱۴ ماہ ہجرت ۱۳۲۰ ہش | ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۶۰ھ | ۱۴ مئی ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۰۸

کیا ویدوں کی تعلیم دُنیا کے لئے باعثِ تسکین ہو سکتی ہے

اخبار "ہندو" (۱۱ مئی) کا بیان ہے کہ "چھاؤنی پشاور کی آریہ سماج میں اوم کا جھنڈا لہراتے ہوئے سوامی نرائن داس نے ایک بھاری مجمع میں کہا۔ کہ دُنیا آج لڑائی سے نڈھال ہو رہی ہے۔ ویدوں کی تعلیم کی آج شدید ضرورت ہے۔ کیونکہ وید انسان کی مساوی اور مشترکہ برادری پر زور دیتے ہیں"

چونکہ آج تک ویدوں کی شکل ان کے ماننے والوں میں سے بھی شاذ و نادر نے ہی دیکھی ہوگی۔ ان کو پڑھنا۔ اور پھر سمجھنا تو شائد ہی کسی کی قسمت میں آیا ہو اس لئے کسی اور کے لئے کیونکر ممکن ہے کہ ویدوں کی اس تعلیم کا ویدوں سے پتہ لگا سکے۔ جس کے متعلق دعوےٰ کیا گیا ہے کہ آج جبکہ دُنیا لڑائی سے نڈھال ہو رہی ہے۔ اس کی شدید ضرورت ہے۔ البتہ ویدوں کی تعلیم کا کسی قدر نمونہ جو بانی آریہ سماج نے اپنی کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں پیش کیا ہے۔ وُہ ہمارے سامنے ہے اور اس کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس کا ویدوں میں بند رہنا ہی اچھا ہے۔ کیونکہ اس میں ضمیر کی آزادی کی قطعاً گنجائش نہیں ہے۔ اور جبر و تشدد سے کام لینے کی تلقین کی گئی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"جو شخص وید اور عابد لوگوں کی وید کے مطابق بنائی ہوئی کتابوں کی بے عزتی کرتا ہے۔ اس وید کی بُرائی کرنے والے منکر کو ذات جماعت اور ملک سے نکال دینا چاہیئے" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۵۹)

ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں:۔

"ویدوں کی بُرائی کرنے والا اور ان کو نہ ماننے والا ناستک کہلاتا ہے" (صفحہ ۸۸)

اس ناستک سے وید جو سلوک کرنے کی تعلیم دیتے ہیں۔ وُہ یہ ہے۔ کہ:۔

"اس کو نیک لوگ ذات سے خارج کر دیں۔ کیونکہ جو شخص وید کی مذمت کرتا ہے وہی ناستک کہلاتا ہے" (صفحہ ۲۹۶)

گویا تمام وُہ لوگ جو ویدوں کو نہیں مانتے۔ وُہ ناستک (ملحد) ہیں۔ انہیں کسی ایسے ملک میں رہنے کا قطعاً حق نہیں۔ جہاں ویدوں کو ماننے والوں کی حکومت ہو۔ بلکہ انہیں ملک سے خارج کر دینا چاہیئے کیونکہ بالفاظ بانی آریہ سماج "وید کے خلاف کو نہ ماننا۔ بلکہ وید کے مطابق ہی پر عمل کرنا دھرم ہے" (صفحہ ۳۵۳)

پس جبکہ ویدوں کے مطابق پر عمل کرنا دھرم ہوا۔ تو ویدوں کو نہ ماننے والے ناستک ٹھہرے۔ جن کو ذات جماعت اور ملک سے نکال دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ کیا جن ویدوں کی تعلیم کا یہ نمونہ ہے۔ وُہ آج لڑائی سے نڈھال دنیا کے لئے تسکین کا باعث ہو سکتے ہیں۔

پھر ویدوں کی تعلیم کو انسان کی مساوی اور مشترکہ برادری پر زور دینے والی بتانا بھی عجیب دعوےٰ ہے۔ وُہ وید جنہوں نے انسانوں کے ایک طبقہ کو شودر قرار دے کر حلقہ انسانیت سے خارج کر رکھا ہے جو ان لوگوں کے ساتھ نہایت ظالمانہ سلوک کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ ان میں انسانی مساوات کا نام و نشان کہاں پایا جا سکتا ہے۔

برطانیہ کا جنگی مقصد اور اسلام

آرچ بشپ آف کنٹربری نے ۱۱ مئی کو لنڈن سے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا:۔ "ہمارا پہلا جنگی مقصد یہ ہے کہ جرمنی کی خبیث طاقتوں کو ملیامیٹ کیا جائے۔ اور جو قومیں غلام بنائی گئی ہیں۔ انکو آزاد کرایا جائے"

بہت مبارک مقصد ہے۔ اور برطانیہ اس کے حصول کے لئے جو کوشش کر رہا ہے وہ قابل صد تعریف ہے۔ کیونکہ ہر ایسی طاقت کو ملیامیٹ کرنا انسانیت کا اہم فرض ہے۔ جو ظلم و ستم کے ذریعہ دوسروں کی آزادی سلب کرتی۔ اور انہیں غلامی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ اسی طرح مظلوموں کی حمایت کرنا شرافت کا تقاضا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اس بارے میں عیسائیت کیا کہتی ہے اور اسلام کیا حکم دیتا ہے۔ عیسائیت تو یہ کہتی ہے۔ کہ اگر کوئی تمہارے ایک گال پر طمانچہ مارے۔ تو دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دو۔ اگر کوئی کُرتا لینا چاہے۔ تو اسے چوغہ بھی دے دو۔ لیکن اس کے مقابلہ میں اسلام کہتا ہے۔ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ جو تم سے جنگ کریں تم بھی ان سے جنگ کرو۔ پھر فرمایا۔ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ اس وقت تک تم دُشمن سے جنگ کرتے رہو جب تک فتنہ و فساد دور نہ ہو جائے۔ ظلم و ستم کا انسداد نہ ہو جائے۔ اور مظلوموں کی دادرسی نہ ہو جائے۔

اسلام اور عیسائیت کی ان تعلیموں کو بالمقابل رکھنے سے صاف ظاہر ہے۔ کہ آج برطانیہ جنگ میں عیسائیت کی بجائے اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہے اور انگلستان کے بہت بڑے پادری صاحب اسی پر عمل کرنا ضروری قرار دے رہے ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے حال ہی میں ہمیں مخاطب کر کے لکھا تھا۔ کہ نظر اٹھا کر دیکھیئے۔ کہ عیسائیت کی ترقی کہاں تک ہے ہم انہیں اور ان کے ہمخیال لوگوں سے کہتے ہیں ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں۔ عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کو کس طرح غلبہ حاصل ہو رہا ہے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ ہجرت ۱۳۲۰ہش۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو تیز بخار ہے۔ چونکہ ان کی طبیعت پہلے سے بھی علیل ہے۔ اس لئے ان کی صحت کے لئے احباب خاص طور پر دُعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج اچھی ہے الحمد للہ

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

آج صبح کسی قدر بارش ہو جانے سے موسم خوشگوار ہو گیا۔

یوم التبلیغ برائے غیر احمدی صاحبان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظوری سے یوم التبلیغ برائے غیر احمدی صاحبان ۸ احسان ۱۳۲۰ہش مطابق ۸ جون ۱۹۴۱ء مقرر ہوا ہے۔ یہ دن بیادگار فیصلہ مقدمہ کرم دین جہلمی ہے جو کہ ۷ جون ۱۹۰۵ء کو ہوا تھا۔

سرور دو عالم سید الوریٰ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فداہ ابی وامی کا وصال بھی ۸ جون ۶۳۲ء کو ہوا تھا۔ تحریک احمدیت اسی پیغام کا احیاء ہے۔ جسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں پہونچانے کے لئے آئے۔ اب وہ جماعت جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحیح جانشین کہلا سکتی ہے۔ وہی ہے جو حقیقی اسلام پر کاربند اور تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے مجاہدانہ رنگ میں معروف ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو حسب منطوق آیت وآخرین منھم لما یلحقوا بھم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کا درجہ دیا۔ کیونکہ اس زمانہ میں اسلام کے لئے پھر صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح قربانیوں اور اخلاص کی ضرورت پیش آئی تھی۔

عہدہ داران اور احباب جماعت یوم التبلیغ کی اہمیت کے پیش نظر ابھی سے کوشش شروع کر دیں۔ مہتمم نشر و اشاعت قادیان

صوبہ سرحد کے اعلیٰ احکام سے گزارش

صوبہ سرحد میں اگرچہ بہت حد تک قانون کی پابندی کی جاتی ہے۔ لیکن پھر بھی جہاں کوئی اکا دکا احمدی ہے۔ وہاں کے بعض مقامی لوگ یا سرکاری ملازم اسے خواہ مخواہ تنگ کرتے رہتے ہیں۔ پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد کو ایسے مظلوم احمدیوں کی اطلاعات ملتی رہتی ہیں۔ چنانچہ حال میں غلام سرور صاحب سکنہ سور خکی تحصیل چارسدہ اور ڈاکٹر محمد رمضان صاحب سکنہ تھل ضلع کوہاٹ نے اپنی تکالیف کا ذکر کیا ہے۔ اول الذکر صاحب کو تو احمدی ہونے کی وجہ سے مقامی لوگ تنگ کر رہے ہیں۔ اور آخر الذکر کو پولیس کے بعض ملازم مشکلات میں مبتلا کرنے کے درپے ہیں۔ ہم ذمہ دار احکام سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ ایک امن پسند اور پابند قانون جماعت کے بے گناہ افراد کو ان لوگوں کی ایذا رسانی سے بچائیں۔ جو اپنی کثرت یا ملازمت کے گھمنڈ میں ان کے درپے آزار ہیں۔

ہمارا تجربہ ہے کہ سرحد کے اعلےٰ احکام عموماً احمدیوں کے ساتھ انصاف کا برتاؤ کرتے اور انہیں ضروری امداد دیتے رہے ہیں۔ امید ہے کہ آئندہ بھی وہ دادرسی سے دریغ نہ کرینگے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

الٰہی تائید کب ظہور پذیر ہوتی ہے

"جب انسان سچے دین پر ہو تو اعمال صالحہ بجا لانے سے خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک انعام پاتا ہے۔ اسی طرح سنت الٰہی واقع ہے کہ سچے دین والا صرف اس حد تک ٹھہرایا نہیں جاتا۔ جس حد تک وہ اپنی کوشش سے چلتا ہے۔ اور اپنی سعی سے قدم رکھتا ہے۔ بلکہ جب اس کی کوشش حد تک پہونچ جاتی ہے۔ اور انسانی طاقتوں کا کام ختم ہو جاتا ہے۔ تب عنایت الٰہی اس کے وجود میں اپنا کام کرتی ہے۔ اور ہدایت الٰہی اس مرتبہ تک اس کو علم اور عمل اور معرفت میں ترقی بخشتی ہے۔ جس مرتبہ تک وہ اپنی کوشش سے نہیں پہونچ سکتا تھا۔ جیسا کہ ایک دوسرے مقام میں بھی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ یعنی جو لوگ ہماری راہ میں مجاہدہ اختیار کرتے ہیں۔ اور جو کچھ ان سے اور ان کی قوتوں سے ہو سکتا ہے بجا لاتے ہیں۔ تب عنایت حضرت احدیت ان کا ہاتھ پکڑتی ہے۔ اور جو کام ان سے نہیں ہو سکتا تھا وہ آپ کر دکھلاتی ہے۔"

(حقیقۃ الوحی حاشیہ صـ۱۳۱)

خداوندِ جہاں نے جب بناءِ قادیاں رکھدی — تو ہم نے بھی بصد شوق آ کے طرحِ آشیاں رکھدی

اگرچہ لاکھوں دھندے ہیں مگر جب سے یہیں بیٹھے ہیں — جہاں پر تو نے چاہا یہ جبیں اپنی وہاں رکھدی

سحر ہوتے ہی دفتر کھل گئے عشق و محبت کے — گلوں کے سامنے بلبل نے اپنی داستاں رکھدی

ہمارے پاس کیا تھا؟ اک دلِ ناچیز لے آئے — بڑھایا ہاتھ بیعت کو تو نذرانے میں جاں رکھدی

جو جھنڈا صلح کا لہراتے سلطان القلم آیا — تو سچے مسلموں نے اپنی تیغ خونفشاں رکھدی

غلامی میں فنا ہو کر بقا پائی ہے احمد نے — محمد مصطفےٰ کی آپ میں روحِ رواں رکھدی

گناہ جب بڑھ گئے حد سے تو باز آ کر ردو کد سے — یہ پیشانی ندامت سے بسنگِ آستاں رکھدی

مبارک صد مبارک راہ حق میں مرنے والوں کو — کہ انکے واسطے نعمت حیاتِ جاوداں رکھدی

ادھر خدام کی مجلس ادھر انصار کی محفل — بناءِ ہر ترقی از پئے خورد و کلاں رکھدی

عمارت بن کے جب تیار ہوگی نوجوانوں کی — تو ہم یہ کہہ سکیں گے پختہ بنیادِ اماں رکھدی

حیات عیسوی پر جرح سے گھبرا کے مُلّا نے — وہیں تہ کر کے اپنی داستانِ پاستاں رکھدی

ہمیں تبلیغ کیونکر اور کیسے چاہیئے کرنی — ہدایت کے لئے شارع نے مذہب میں اذاں رکھدی

عذابِ دردناک آیا تو اس سے بچنے کی صورت — فداکاری حضورِ مہدیٔ آخر زماں رکھدی

کریا صد کرم کن ہر بلائے اژدہا خود — بشارت از برائے نامراں دیں نشاں رکھدی

محبت میں شکایت کیا اگر ہو بھی گئی گاہے — بشرحِ صدر ہم نے در حسابِ دوستاں رکھدی

مزا منہ کا بدلنے کے لئے چھیڑ ہی کافی ہے — مگر ساقی وہ کیف انگیز کل پیالی کہاں رکھدی

دعاءِ عمر و دولت کے سوا کچھ ہو نہیں سکتا — تو اکمل نے یہ معذوری قلم گوہرفشاں رکھدی

خطبہ جمعہ

از حضرت مولوی شیر علی صاحب

خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت کس طرح حاصل ہوسکتی ہے؟

(فرمودہ ۹۔ مئی ۱۹۴۱ء)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
دُنیا میں مختلف قسم کی جماعتیں پائی جاتی ہیں۔ کئی لوگ اپنے طور پر بعض جماعتیں قائم کر لیتے ہیں۔ مگر ایک جماعت انبیاء قائم کرتے ہیں۔ ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ اس جماعت میں جسے انبیاء قائم کرتے ہیں۔ اور دوسری جماعتیں جو لوگوں کے ذریعہ قائم ہوتی ہیں۔ ان میں کیا امتیاز ہے؟ ان میں ایک بڑا امتیاز تو یہ ہے۔ کہ جس جماعت کو خدا کے نبی اور مامور و مرسل قائم کرتے ہیں۔ وُہ

ابتداء میں غرباء کی جماعت

ہوتی ہے۔ اور قلیل ہوتی ہے۔ وہ لوگ دُنیاوی طور پر عزت و وجاہت میں کمزور ہوتے ہیں۔ اور دیکھنے والے انہیں حقیر جانتے ہیں۔ چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام کے ماننے والوں کی نسبت منکرین کا یہ قول قرآن مجید میں آیا ہے۔ **وما نراک اتبعک الا الذین ھم اراذلنا** (سورۃ ہود ع ۳) کہ اے نوح تیرے تابعدار تو وُہی لوگ ہیں۔ جو ہمارے نزدیک رذیل ترین افراد ہیں۔ اس کے جواب میں حضرت نوح یہ فرماتے ہیں۔ **ولا اقول للذین تزدری اعینکم لن یؤتیھم اللہ خیراً**۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ ان لوگوں کو اللہ تعالےٰ کوئی بھلائی نہ دے گا۔ یہی لوگ جنہیں تم حقیر و ذلیل جانتے ہو۔ خدا تعالےٰ ان کو خیر عطا کرے گا۔
غرض یہ ایک بڑا امتیاز ہے کہ انبیاء کی جماعتیں ابتداء میں غریب ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایک اخبار کا ایڈیٹر یوپی کی طرف سے یہاں آیا۔ اس نے حضرت خلیفۃ المسیح اول مولوی نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ سے ایک سوال کیا۔ جس کا دو حرفی جواب مانگا۔ اس نے سوال کیا۔ کہ میں دیکھتا ہوں۔ اس وقت

تین سلسلے

کام کر رہے ہیں۔ ایک سید احمد صاحب علیگڑھی۔ اور ان کے پیروؤں کا۔ دُوسرا پنڈت دیانند صاحب اور ان کے ساتھیوں کا۔ اور تیسرا مرزا صاحب اور ان کے متبعین کا۔ ان تینوں میں کیا امتیاز ہے۔ اور کس طرح معلوم ہو۔ کہ ان میں سے کون سچا ہے؟
حضرت خلیفۂ اول رضؓ نے فرمایا۔ اس کا مختصر جواب قرآن مجید نے یہ دیا ہے۔ کہ **اکابر مجرمیھا** (انعام ع ۱۵) اس کا پایا جاتا ہے کہ مجرم بڑے بڑے لوگ ہوتے ہیں۔ اب تم خود دیکھ لو۔ کہ ان تینوں سلسلوں میں سے اکابر کس طرف ہیں۔ اور غرباء کس طرف؟ ایڈیٹر اخبار نے کہا کہ میں اس کا ابھی جواب دیتا ہوں۔ یہ کہکر وُہ اُٹھ کر چلا گیا۔ ان دنوں

خان محمد علیخان صاحب رئیس مالیرکوٹلہ

قادیان میں موجود تھے۔ اور اپنے مکان متصل مکان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں رہتے تھے۔ ایڈیٹر صاحب موصوف ان سے ملنے کے لئے چلے گئے۔ مل کر واپس آئے تو حضرت مولوی صاحب سے عرض کیا۔ کہ جب آپ نے فرمایا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے متبعین غرباء کی جماعت ہے۔ تو مجھے نواب محمد علیخان صاحب کا خیال آیا۔ کہ وہ تو بڑے آدمی ہیں۔ اس لئے ان کو دیکھنے کے لئے چلا گیا۔ مگر ان کی ملاقات کے بعد معلوم ہُوا کہ وُہ بھی اپنی طرزِ زندگی اور طبیعت کے لحاظ سے غرباء کی فہرست میں ہی شامل ہیں۔ بڑے آدمیوں کی کوئی بات ان میں نہیں پائی جاتی۔ نہایت خاکساری کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔
غرض یہ بڑا امتیاز ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اور اس کے نبیوں کی جماعت ابتداء میں غریب ہوتی ہے۔ اور لوگ اسے حقارت سے دیکھتے ہیں۔
اس جگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس میں

خدا تعالےٰ کی کیا حکمت ہے؟

جبکہ سب امراء۔ غرباء۔ علماء۔ فقراء۔ صاحب حیثیت اور صاحب وجاہت لوگوں۔ اور بادشاہوں کے دل بھی خدا کے اختیار میں ہیں۔ اور وُہ تمام کے دِلوں کو ابتداء میں بھی پھیر کر نبی کی جماعت میں داخل کر سکتا ہے۔ تو پھر غرباء کے قلوب کی ابتداء میں نبی کی طرف پھیرنے میں اس کی کیا حکمت ہے؟
اس کے جواب میں میری اپنی سمجھ کے مطابق دو حکمتیں ہیں:۔
اوّل یہ کہ اللہ تعالےٰ غرباء کو شروع میں نبی کے ساتھ شامل کر کے اپنی طاقت کا نمونہ اور اپنی قدرت کا کرشمہ دکھانا چاہتا ہے۔ کیونکہ ابتداء میں نبی بھی کمزور ہوتا ہے۔ مگر جو کام اس کے سپرد کیا جاتا ہے۔ وُہ بہت بڑا ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نبی کے ذریعہ دُنیا کی کایا پلٹنا چاہتا ہے۔ پھر نبی کے ساتھ جو جماعت ہوتی ہے۔ وُہ بھی ہر طرح کمزور ہوتی ہے۔ مگر کمزور نبی اور اس کی کمزور جماعت کو باوجود بے سروسامانی کے ترقی اور عروج دیتا ہے۔ اور اس طرح ان کمزور اور حقیر بندوں کو عروج کے مینار پر پہونچا کر دکھاتا ہے۔ کہ جو کچھ کرتا ہے۔ خدا کرتا ہے۔ اور اس طرح اللہ تعالےٰ اپنی

قدرت و طاقت کا کرشمہ

دکھاتا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ اپنی طاقت و قدرت کے اظہار کے لئے ابتداء میں غریبوں کو چنتا۔ اور نبی کی جماعت میں شامل کرتا ہے ورنہ اگر ابتداء میں ہی بادشاہ، امراء اور صاحب حیثیت لوگ نبی کی جماعت میں شامل ہوں۔ تو لوگ خیال کر سکتے ہیں۔ کہ اس سلسلہ کی تائید یہ بڑے بڑے لوگ کرتے ہیں اور ان کی دیکھا دیکھی دُوسرے لوگ اس دین میں شامل ہو گئے ہیں۔ خدا تعالےٰ اس خیال کو دور کرنے، اپنی طاقت و قدرت اور اپنی تائید و نصرت کا ثبوت دینے کے لئے ابتداء میں غرباء کو شامل کرتا ہے۔

ایک اور حکمت

غرباء کو شامل کرنے کی یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان غریبوں اور کمزوروں کو ترقی دیتا ہے تاکہ وُہ شکر گزار بنیں۔ اگر وُہ پہلے ہی بادشاہ اور امراء ہوں۔ تو ان میں وُہ جذبہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ جو ادنےٰ حالت سے اعلیٰ حالت پر پہونچنے سے پیدا ہوتا ہے۔ برخلاف اس کے جب کمزور بادشاہ بنائے جاتے ہیں ان کی ذلت عزت سے بدل دی جاتی ہے تو وُہ خدا تعالےٰ کے فضل و انعام کی قدر کرتے اور اس کے شکر گزار ہوتے ہیں۔
اس کی میں

ایک مثال

بیان کرتا ہوں۔ جب حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات پر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ پہلے خلیفہ ہُوئے۔ اور ان کے باپ حضرت ابو قحافہ رضؓ کو کسی نے اس کی اطلاع دی۔ تو وہ اسے مان ہی نہ سکتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے سنکر کہا۔ کیا ابو قحافہ کا بیٹا سارے عرب کا سردار بن سکتا ہے۔ گویا ان کے ذہن میں یہ بات آ ہی نہ سکتی تھی۔ کہ انکا بیٹا ابو بکر سارے مسلمانوں کا سردار بن سکتا ہے۔ اسکی وجہ یہی تھی۔ کہ قومی لحاظ سے حضرت ابو قحافہ اور انکے بیٹے حضرت ابو بکر کی نسبت قریش کے بعض دوسرے خاندان زیادہ با عزت سمجھے جاتے ہیں۔ اور زیادہ بڑی شان رکھتے تھے۔ اسی طرح ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سفر پر جا رہے تھے۔ اور ہزاروں خدام ساتھ تھے۔ ایک جگہ آپ ایک درخت کے پاس کھڑے ہو گئے۔ اور بہت دیر تک کھڑے رہے دھوپ اور گرمی کا وقت تھا۔ صحابہ نے عرض کیا۔ آپ اس شدید گرمی میں اتنے لوگوں کے ساتھ کیوں یہاں کھڑے ہیں آپ نے فرمایا۔ یہ جگہ دیکھ کر مجھے وُہ وقت یاد آ گیا جبکہ میں یہاں اپنا اونٹ چرایا کرتا تھا۔ اور میرا باپ مجھے پیٹا تھا۔ مگر آج خدا تعالےٰ نے مجھ پر کتنا بڑا فضل کیا ہے۔ کہ ہزاروں آدمی میرے ساتھ ہیں جو میرے حکم پر جان دینے کے لئے تیار ہیں۔ تو یہ جذبہ شکر گزاری انہی لوگوں میں پیدا ہو سکتا ہے جو ابتداء میں دُنیا کی نظر میں غریب اور حقیر ہوں۔ مگر اللہ انکو نبی کی جماعت میں شامل کرنیکے بعد عروج پر پہنچائے پھر ایک اور حکمت یہ ہے کہ غرباء میں نیکی کے قبول کرنے کی قابلیت زیادہ ہوتی ہے۔ مگر امراء کے نفوس میں کبر و غرور اور استکبار ہوتا ہے وُہ طرح طرح کی آلودگیوں میں ملوث ہوتے ہیں۔

ان میں نیکی کی قبولیت اور اس میں ترقی کرنے کی قابلیت کم ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ ابتداء میں غربا کو اس کام کے لئے چنتا ہے۔

پھر خدا تعالےٰ اپنی طاقت وقدرت ایک اور طرح بھی ظاہر کرتا ہے۔ اور وہ یوں کہ ایک طرف تو نبی کے ماننے والے غرباء بے کس اور نادار ہوتے ہیں۔ اور دوسری طرف ان کو طاقت ور آشنا تنگ کرتے ہیں۔ کہ ان کی زندگی دوبھر ہو جاتی ہے۔ مگر خدا تعالےٰ ان کو جن کے لئے اپنی زندگی بھی وبال جان ہوتی ہے۔ ترقی دیتا اور سرسبز کرتا ہے۔ اور اس طرح باوجود مخالفین کی ہر طرح کی کوششوں کے اپنی

طاقت ونصرت کا مظاہرہ

کرتا ہے۔

پھر غرباء کو ان کی بے بسی اور بے کسی کی وجہ سے دکھ اور تکلیف دی جاتی ہے۔ اس میں ایک اور حکمت یہ ہوتی ہے۔ کہ اس سے جماعت کی تربیت ہوتی ہے۔ کئی خوبیاں مشکلات کے ذریعہ ہی حاصل ہوتی ہیں۔ مثلاً

صبر وتحمل اور استقلال

جیسی خوبیاں تکالیف سے ہی حاصل ہوتی ہیں۔ اور چونکہ خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ نبی کی جماعت دوسروں کے لئے اعلیٰ نمونہ بنے۔ اور اس کے افراد کے لئے یہ اخلاق بھی ضروری ہوتے ہیں۔ اس لئے ابتداء میں اللہ تعالےٰ انبیاء کی جماعت کو طرح طرح کی تکالیف میں ڈالتا ہے۔ تا اس طرح وہ تربیت حاصل کرکے اعلیٰ اخلاق کے وارث ہوں۔

پھر اللہ تعالےٰ جہاں یہ چاہتا ہے کہ دنیا یہ محسوس کرے کہ اللہ تعالےٰ کی نصرت وتائید اس کے نبی اور اس کے غریب متبعین کے ساتھ ہے۔ وہاں وہ ان متبعین میں بھی یہ احساس پیدا کرنا چاہتا ہے۔ کہ ان کی ترقی اور کامیابی ان کی کسی اپنی سعی اور کوشش سے نہیں۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کی تائید ونصرت کے ذریعہ ہے۔ چنانچہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا ایک واقعہ

ہے۔ کہ جب آپ نے مکہ فتح کیا۔ اور کفار کی طاقت ٹوٹ گئی۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دس ہزار صحابہ کی جمعیت کے ساتھ بنی ہوازن کے مقابلہ کے لئے نکلے۔ دو ہزار آدمی مکہ سے بھی شامل ہوگئے۔ بعض مسلمانوں کو اپنی اس وقت کی تعداد دیکھ کر یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ اب کون ہمارا مقابلہ کرسکتا ہے اب تو ہم

بارہ ہزار کی تعداد

میں ہیں۔ اس واقعہ کا قرآن مجید نے یوں ذکر فرمایا ہے۔ کہ ویوم حنین اذا اعجبتکم کثرتکم فلم تغنی عنکم شیئاً وضاقت علیکم الارض بما رحبت ثم ولیتم مدبرین (توبہ ع۴) اللہ تعالےٰ اس بات کو پسند نہ کرتا تھا کہ جو پہلے کامیابیاں مسلمانوں کو حاصل ہوئیں۔ ان کی نسبت وہ خیال کریں۔ کہ وہ ان کی اپنی طاقت اور کوشش کا نتیجہ ہیں۔ وہ سب خدا تعالےٰ کی تائید ونصرت کی وجہ سے تھیں۔ اور ایک لمحہ کے لئے مسلمانوں کی نظر سے یہ امر مخفی اور اوجھل ہوگیا۔ اور کچھ دیر کے لئے انہیں اپنی طاقت کا گھمنڈ ہوا۔ کہ ایک جگہ ہوازن کے تیر اندازوں کا ایک دستہ چھپا ہوا تھا۔ اس نے مسلمانوں پر تیروں کی بوچھاڑ شروع کردی۔ یہاں تک کہ انہیں بھاگنے کے سوا چارہ نہ رہا۔ اور ان میں ابتری پھیل گئی۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ باوجودیکہ زمین فراخ تھی۔ مگر ان کے لئے تنگ ہورہی تھی۔ انہیں بھاگنے کے لئے جگہ نہ ملتی تھی۔ ایسا کیوں ہوا۔ اور کیوں ان کو تیروں کی بوچھاڑ نے عاجز کردیا؟ محض اس لئے کہ انہیں یہ معلوم ہو۔ کہ یہ تکلیف ان کو اس خیال کی وجہ سے آئی ہے۔ کہ ان کی نظر اللہ تعالےٰ کی نصرت سے ہٹ کر اپنی کثرت پر آگئی اس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صرف چند آدمی رہ گئے۔ اس نازک وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی سواری کو ایڑ لگائی اور آگے بڑھتے ہوئے فرمایا ؎

انا النبی لاکذب ؛ انا ابن عبدالمطلب

کہ میں اللہ تعالےٰ کا نبی ہوں جھوٹا نہیں ہوں۔ میں ضرور فتح پاکر رہوں گا۔ خدا تعالےٰ کی تائید میرے ساتھ ہوگی۔ اس میں مسلمانوں کو سبق دیا گیا۔ کہ وہ حضور علیہ السلام کے ایمان کو جو آپ کو اپنی صداقت پر اور خدا تعالےٰ کی نصرت پر تھا دیکھیں کہ دشمن زور کا حملہ کررہا ہے۔ مسلمان تتر بتر ہوگئے ہیں۔ مگر آپ اکیلے محض خدا کی تائید اور نصرت پر یقین اور ایمان رکھتے ہوئے آگے بڑھتے جارہے ہیں جس سے آپ کی صداقت وحقانیت کا نظارہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے اور پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ آپ کو اپنی صداقت پر کس قدر کامل یقین تھا۔ پھر ایک اور ضروری امر جس کی طرف مسلمانوں کو توجہ دلانا مقصود ہے وہ اطاعت و فرمانبرداری ہے۔ خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ نبی ہو یا اس کا خلیفہ جماعت پورے طور پر اطاعت کرے۔ اور اگر جماعت اپنے

امام کی کامل اطاعت

کرے گی۔ تو اللہ تعالےٰ کی تائید و نصرت اس کے شامل حال ہوگی چنانچہ اس کا نظارہ بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں ایک جنگ کے موقعہ پر ہوا جبکہ حضور نے عبد اللہ بن جبیر کو پچاس تیر اندازوں کا لیڈر بناکر ایک درہ پر متعین کیا۔ اور تاکید فرمائی۔ کہ خواہ ہم کو فتح ہو یا شکست ہرگز اپنی جگہ سے نہ ہٹنا۔ اس کے بعد لڑائی شروع ہوئی۔ اللہ تعالےٰ نے

مسلمانوں کو فتح

عطا کی۔ دشمن بھاگ نکلا۔ اور مسلمان مال غنیمت جمع کرنے لگ گئے۔ اس وقت درہ والے دستہ کے لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کو نظر انداز کرکے اپنے افسر سے کہا کہ مسلمانوں کو فتح ہوچکی ہے۔ اب ہمیں یہاں ٹھہرنے کی کیا ضرورت ہے۔ مگر ان کے افسر اور بعض سپاہیوں نے کہا کہ حضور کا حکم یہی ہے۔ کہ خواہ کچھ ہو ہمیں یہاں سے نہ ہٹنا چاہیئے۔ اس وقت اکثر سپاہیوں نے حکم عدولی کی۔ اور سوائے چند کے باقی سب مال غنیمت اکٹھا کرنے کے لئے نیچے آگئے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ کفار کے بھاگے ہوئے

لشکر کا ایک دستہ

خالد کی قیادت میں (جو اس وقت اسلام نہ لائے تھے) اوپر سے چکر کاٹ کر جب ادھر آیا۔ اور اس نے دیکھا کہ درہ خالی پڑا ہے۔ تو اس نے ان چند مسلمان سپاہیوں کو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل میں درہ پر موجود تھے قتل کرکے مسلمانوں پر حملہ کردیا۔ اس وقت جو صحابہ مال جمع کرنے میں مصروف تھے۔ وہ گھبرا گئے گھبراہٹ میں ان کے پاؤں اکھڑ گئے۔ اور میدان چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ اس موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی سخت چوٹیں آئیں۔ اور دانت مبارک شہید ہوگئے۔ یہ کیوں ہوا؟ اس لئے کہ بعض مسلمانوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی کی۔ خدا نے ان کو سخت تکلیف پہونچا کر یہ سبق دیا کہ کامیابی کے لئے کامل اطاعت وفرمانبرداری نہایت ضروری ہے۔ ورنہ مسلمان اللہ تعالےٰ کی نصرت اور حمایت سے محروم ہوجائینگے پس اللہ تعالےٰ کی نصرت کے لئے

امام وقت کی کامل اطاعت

ضروری ہے۔ اور اس واقعہ سے یہی سبق صحابہ کو دیا گیا۔

پھر ایک اور بات جو اللہ تعالےٰ کی تائید کے متعلق یاد رکھنی چاہیئے یہ ہے کہ گو اللہ تعالےٰ عدم سے سامان پیدا کرسکتا ہے۔ اور اسے اپنی مدد کے لئے کسی انسان کی ضرورت نہیں۔ وہ اکیلا بڑے سے بڑے دشمن کو شکست دے سکتا ہے۔ مگر سنت اللہ یہ ہے۔ کہ وہ

نبی کی جماعت سے قربانی

چاہتا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ پہلے تم اپنا پورا زور لگاکر کوشش کرو۔ پھر جب بندے پوری کوشش جو وہ کرسکتے ہیں کرچکتے ہیں تو اللہ تعالےٰ کی مدد آتی ہے۔ چنانچہ اس کی مثال غزوہ احزاب سے ملتی ہے۔ جبکہ تمام قبائل عرب نے ملکر مدینہ پر یورش کردی تو گیا اس وقت صحابہ نے مقابلہ کرکے ان کو

بھگایا تھا۔ نہیں۔ بلکہ مسلمانوں کو تو کھانا پینا تک بھی مشکل ہو گیا تھا۔ اس وقت خدا تعالےٰ دیکھ رہا تھا۔ کہ کس طرح مسلمان اپنی پوری طاقت سے کوشش کر رہے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فاقہ کشی کی حالت میں خندق کھود رہے ہیں۔ اس وقت انتہائی سخت مقابلہ کا وقت تھا۔ کہ بعض اوقات مسلمانوں کو پانچ پانچ نمازیں اکٹھی کر کے پڑھنا پڑیں۔ آخر جب وہ اپنی طرف سے پورا زور جو وُہ لگا سکتے تھے۔ لگا چکے۔ تو خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت آئی۔ اور ایک رات جبکہ سخت سردی تھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی ہے جو جا کر دُشمن کا پتہ لگائے؟ اس پر صرف ایک شخص کی آواز آئی۔ کہ یا رسول اللہ میں حاضر ہوں۔ اور وُہ حضرت زبیر رضؓ کی آواز تھی۔ دوسری دفعہ آپ نے پوچھا۔ تو پھر حضرت زبیر رضؓ نے ہی جواب دیا۔ کہ یا رسول اللہ میں حاضر ہوں۔ اور جب تیسری مرتبہ حضور نے پکارا۔ تو پھر بھی حضرت زبیر رضؓ نے ہی جواب دیا۔ تب نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لئے حواری ہوتا ہے۔ میرا حواری زبیر ہے۔ چنانچہ حضرت زبیر رضؓ دُشمن کا پتہ لگانے کے لئے گئے۔ معلوم ہوتا ہے اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کفار کے بھاگ جانے کا علم دے دیا تھا۔ اور آپ چاہتے تھے۔ کہ اس کا پتہ لگایا جائے۔ چنانچہ جب حضرت زبیر رضؓ گئے تو دیکھا۔ کہ میدان بالکل خالی پڑا ہے اور سب کفار بھاگ گئے ہیں۔ اب دیکھو یہ الٰہی نصرت اور اس کی تائید و نصرت کا نتیجہ تھا۔ کہ مسلمانوں کو پتہ بھی نہیں لگا اور دُشمن آپ ہی آپ میدان چھوڑ کر بھاگ گیا۔ مگر یہ نصرت الٰہی پہلے ہی دن نازل نہیں ہو گئی تھی۔ بلکہ اس وقت کے بعد نازل کی گئی۔ جبکہ مسلمانوں کی طرف سے پوری طرح کوشش کی گئی۔ اس میں سبق یہ دیا گیا ہے۔ کہ اگر ہم اپنی طرف سے کما حقہ کوشش کریں۔ تو پھر خدا تعالےٰ کا ہاتھ نصرت و تائید کے لئے بڑھتا ہے۔

جنگِ احزاب کے متعلق خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ تم نے دُشمن کو نہیں بھگایا بلکہ میں نے بھگایا ہے۔ مسلمان دشمنوں کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہ رکھتے تھے لیکن جب مسلمانوں نے اپنی جانیں قربانی کے لئے پیش کر دیں۔ تو خدا تعالےٰ نے کہا۔ انہوں نے اپنا فرض جو ان کے ذمہ تھا۔ ادا کر دیا۔ اب ہم اپنی مدد ان کے لئے نازل کرتے ہیں۔ چنانچہ اس نے خود ایسے سامان پیدا کئے۔ کہ رات کو ہی سارے کفار بھاگ گئے۔

یہ ایسا نازک وقت تھا۔ کہ قرآن مجید میں اس کا ذکر خدا تعالےٰ یوں فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین اٰمنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جاءتکم جنود فارسلنا علیھم ریحًا وجنودًا لم تروھا۔ وکان اللہ بما تعملون بصیرًا ۝ اذ جاءوکم من فوقکم ومن اسفل منکم واذ زاغت الابصار وبلغت القلوب الحناجر وتظنون باللہ الظنونا ۝ ھنالک ابتلی المؤمنون وزلزلوا زلزالا شدیدا ۝ واذ یقول المنافقون والذین فی قلوبھم مرض ما وعدنا اللہ ورسولہ الا غرورا ۝ (احزاب ع ۲)

یعنی اے مومنو! تم اللہ تعالےٰ کی اس نعمت کو یاد کرو۔ جبکہ تم پر بہت سے لشکر چڑھ کر آئے تھے۔ اس وقت ہم نے ان پر تیز ہوا بھیجی۔ اور ایسے لشکر ہم نے ان پر مسلط کئے۔ جو تمہیں بھی نظر نہ آئے۔ اور اللہ تو تمہاری کوششوں کو دیکھنے والا ہے۔ وُہ نازک وقت یاد کرو۔ جب دُشمن تم پر ہر طرف سے حملہ آور ہوا۔ تو تمہاری آنکھیں پتھرا گئیں۔ اور جانیں حلق تک پہونچ گئیں۔ اور تم اللہ تعالےٰ کے متعلق کئی طرح کے گمان کرنے لگے۔ یہاں تک کہ بعض مومنوں کو ابتلاء آ گیا۔ اور ان پر زلزلہ کی حالت طاری ہو گئی۔ اور وُہ خوب ہلائے گئے اور پھر اس نازک وقت میں منافق۔ اور وُہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے یہ کہنے لگ گئے۔ کہ اللہ نے جو ہمیں فتح کا وعدہ دیا تھا۔ وُہ صرف دھوکہ تھا۔

اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ وُہ کیسا

نازک وقت

تھا۔ جبکہ بعض لوگوں کو شکوک اور شبہات بھی پیدا ہو گئے۔ اور منافق کہنے لگ گئے۔ کہ سر چھپانے کے لئے تو جگہ نہیں ملتی۔ مگر وعدے یہ دیئے جاتے ہیں۔ کہ مسلمان فتح پائیں گے۔

غرض جب ایسی نازک حالت ہو گئی۔ اور مسلمانوں نے اپنی طرف سے پوری کوشش کر لی۔ تب خدا تعالےٰ کی نصرت اور قدرت ظاہر ہوئی۔

ایک اور جگہ فرمایا۔ جب مومن بلکہ رسول بھی پکار اُٹھتا ہے۔ کہ متیٰ نصر اللہ ع

میرے مولا تری نصرت کہاں ہے

تو یہ وہ حالت۔ اور وہ وقت ہوتا ہے جبکہ خدا کی طرف سے الا ان نصر اللہ قریب۔ کے مطابق نصرتِ الٰہی نازل کی جاتی ہے۔ مگر یہ تب نازل ہوتی ہے۔ جبکہ پہلے خود پوری کوشش کی جائے۔ اور انتہائی قربانی پیش کر دی جائے۔ ورنہ اگر قربانیوں کے بغیر نصرت الٰہی نازل ہوتی۔ تو نبی کے زمانہ میں ہوتی۔ اللہ تعالےٰ بغیر قربانیوں کے فتح دے دیتا۔ اور دشمنوں کو شکست کا مونہہ دکھاتا۔ مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے فتوحات حاصل کیں مگر کب؟ جبکہ انہوں نے اپنی طرف سے انتہائی کوشش کی۔ اور اپنی جانیں تک قربان کرنے کے لئے دے دیں۔

پس یہ

سنت اللہ

ہے۔ جسے یاد رکھنا چاہیئے کہ جب کوئی ابتلاء آئے۔ تو استقامت و استقلال اختیار کرتے ہوئے اپنی طرف سے پوری کوشش کی جائے۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی طرح نمونہ دکھایا جائے۔ تب الٰہی نصرت غیب سے حاصل ہوتی۔ مومنوں کی حفاظت کرتی اور ان کی ترقی کے سامان مہیا کرتی ہے۔

ایک اور شرط جو الٰہی نصرت کے جذب اور حصول کے لئے ضروری ہے۔ وُہ

تقویٰ اللہ اور نیکی

ہے۔ جو لوگ نمازوں میں سست ہو جاتے ہیں۔ یا معاہدات کی پابندی نہیں کرتے۔ یا لوگوں کے حقوق دبا لیتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے نصرت الٰہی چھین لی جاتی ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔ (نحل ع ۱۶) یعنی اللہ تعالےٰ کی نصرت و تائید ان لوگوں کو حاصل ہوتی ہے۔ جو

پاکوں کی جماعت

ہے۔ اور جن کی عملی حالت اتنی اعلیٰ ہوتی ہے۔ کہ وُہ دوسروں کے لئے نمونہ ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ مخالف بھی یہ اقرار اور اعتراف کرتے ہیں۔ کہ یہ راستباز لوگوں کی جماعت ہے۔

پس نصرت الٰہی کے لئے تقویٰ شعار اور پاکباز ہونا ایک نہایت ضروری شرط ہے۔ اور جو انعامات اللہ تعالےٰ دیتا ہے۔ وُہ بھی اسی وقت تک قائم رہتے ہیں۔ جب تک کہ قوم نیکی اور صلاحیت کی راہ پر گامزن رہتی ہے۔ لیکن جب لوگ اپنی دینی اور اخلاقی حالت کو بگاڑ دیتے ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ بھی اپنے انعامات کو چھین لیتا ہے

پس ہمیں ان سبقوں کو جو قرآن کریم نے بیان کئے ہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے۔ اور سچے نیکوں کی جماعت میں داخل فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

"الفضل" کے خُطبہ نمبر کی قیمت

آج کل کے سخت گرانی کے ایام میں "الفضل" کے "خُطبہ نمبر" کی سالانہ قیمت صرف اڑھائی روپیہ ہے۔ جو اصل خرچ سے بھی بہت کم ہے۔ اب کسی غریب سے غریب احمدی کو بھی اس کی خریداری سے محروم نہ رہنا چاہیئے۔ (منیجر)

غیر مبایعین کے اختلافی مسائل کے متعلق حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی اہم تصریحات

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے بلند مقام کو غیر مبایعین آج خواہ کس نظر سے دیکھیں۔ اس حقیقت سے ان کو انکار نہیں ہوگا۔ کہ ایک نہ دو بلکہ پورے چھ برس آپ کی بیعت میں شامل رہے۔ بلکہ بعض اکابر غیر مبایعین نے تو آپ کے ہاتھ پر ایک سے زیادہ مرتبہ عہد عقیدت کو دہرایا۔ اور آپ کی خلافت کا نہ صرف خود اقرار کیا۔ بلکہ اس اعلان کے نیچے دستخط کر کے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے شائع ہوا تھا علاً تمام جماعت کو دعوت دی۔ کہ وہ آپ کی بیعت کرے۔ اوروں کا کیا کہنا خواجہ کمال الدین صاحب کی یہ کیفیت تھی۔ کہ انہوں نے ۱۹۰۹ء کے جلسہ سالانہ میں جماعت کو مخاطب کر کے کہا۔

"دوستو میں تمہیں سچ کہتا ہوں۔ کہ میں نے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو دیکھا ہے تو احمد کی شکل میں اور ابوبکر کو دیکھا ہے تو اس نور الدین کی شکل میں"

(بدر جلد ۹ نمبر ۲۴-۲۵)

پس آؤ دیکھیں کہ اس زمانہ کے ابوبکر یعنی صدیق ثانی حضرت امیر المومنین نور الدین اعظم ان اختلافی مسائل کے متعلق جو آجکل غیر مبایعین کا طغرائے امتیاز ہیں۔ کیا ارشاد فرما چکے ہیں۔ کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا کہ ابوبکرؓ کا مثیل۔ اور خدا تعالےٰ کے مسیح کا خلیفہ جماعت کی غلط راہنمائی کرے۔ اور صحیح تعلیم پردۂ خفا میں رہے۔ جسے آج مولوی محمد علی صاحب ظاہر کریں۔

وہ اختلافی مسائل جو مبایعین اور غیر مبایعین کے درمیان باعث نزاع ہیں بالفاظ مولوی محمد علی صاحب صرف تین ہیں۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا مسئلہ (۲) کفر و اسلام کا مسئلہ (۳) جنازہ غیر احمدیاں کا مسئلہ۔ چنانچہ مولوی صاحب فرما چکے ہیں۔

"اصل جڑ سارے اختلافات کی صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قسم نبوت کا مسئلہ ہے" (ٹریکٹ نبوت کاملہ تامہ اور جزوی نبوت میں فرق)

"اصل میں اختلاف کی جڑ بھی کفر و اسلام کا مسئلہ ہے" (پیغام صلح ۳ مئی ۱۹۴۰ء)

"اصل چیز جو غور طلب ہے۔ اور جس پر سلسلہ کے تمام اختلافات کے فیصلہ کا دارومدار ہے وہ جنازہ کا مسئلہ ہے"

(پیغام صلح ۱۴ اپریل ۱۹۴۱ء)

گو مولوی صاحب کے ان بیانات میں بے حد تضاد ہے۔ مگر ہمیں اس سے بحث نہیں۔ ہم صرف ان امور کے متعلق حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا مسلک احباب کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں۔ تا کہ وہ فیصلہ کر سکیں۔ کہ سیدنا حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو صدیق ثانی قرار دینے والوں کی عملی حالت کیا ہے۔ اور وہ کس طرح آپ کے واضح ارشادات کو پس پشت پھینک چکے ہیں۔

مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۲۷ فروری ۱۹۱۱ء کو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں سوال کیا گیا۔ کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں فروعی اختلاف ہے یا اصولی۔ اس کا حضور نے جو جواب دیا اس میں مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی ذکر آتا ہے۔ حضور نے فرمایا۔

"یہ تو بالکل غلط ہے کہ ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان کوئی فروعی اختلاف ہے۔ کیونکہ جس طرح پر وہ نماز پڑھتے ہیں ہم بھی اسی طرح پڑھتے ہیں۔ اور زکوٰۃ اور حج اور روزوں کے متعلق ہمارے اور ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ میری سمجھ میں ہمارے اور ان کے درمیان اصولی فرق ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ایمان کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ پر ایمان ہو۔ اس کے ملائکہ پر۔ کتب سماویہ پر اور رسل پر۔ خیر و شر کے اندازوں پر۔ اور بعث بعد الموت پر۔ اب غور طلب امر یہ ہے۔ کہ ہمارے مخالف بھی یہی مانتے ہیں۔ اور اس کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ لیکن یہاں سے ہی ہمارا اور ان کا اختلاف شروع ہو جاتا ہے۔ ایمان بالرسل اگر نہ ہو۔ تو کوئی شخص مومن مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اور اس ایمان بالرسل میں کوئی تخصیص نہیں عام ہے خواہ وہ نبی پہلے آئے یا بعد میں آئے ہندوستان میں ہو یا کسی اور ملک میں۔ کسی مامور من اللہ کا انکار کفر ہو جاتا ہے ہمارے مخالف حضرت مرزا صاحب کی ماموریت کے منکر ہیں۔ اب بتاؤ کہ یہ اختلاف فروعی کیونکر ہوا۔ قرآن مجید میں تو لکھا ہے لا نفرق بین احد من رسلہ لیکن حضرت مسیح موعود کے انکار میں تو تفرقہ ہوتا ہے۔"

(الحکم ۲۱ و ۲۸ فروری ۱۹۱۱ء)

اس حوالہ میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو زمرۂ انبیاء میں تسلیم فرمایا ہے۔ اور بتایا ہے کہ آپ کے نہ ماننے سے آیت لا نفرق بین احد من رسلہ کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔

اسی طرح فرماتے ہیں۔

"حضرت صاحب خدا کے مرسل ہیں۔ اگر وہ نبی کا لفظ اپنی نسبت نہ بولتے تو بخاری کی حدیث کو نعوذ باللہ غلط قرار دیتے۔ جس میں آنے والے کا نام نبی اللہ رکھا ہے۔" (بدر ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء)

گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اللہ نہ ماننا بخاری کی اس حدیث کو غلط ٹھہرانا ہے۔ جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح کو نبی اللہ کہا ہے۔ اب اہل پیغام غور کریں۔ کہ وہ آپ کی نبوت سے انکار کر کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قول کی تکذیب کر رہے ہیں یا نہیں؟

مسئلہ کفر و اسلام

دوسرا مسئلہ کفر و اسلام ہے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نہ ماننے والے مسلمان ہیں یا نہیں اس کا فیصلہ بھی حضرت خلیفہ اول رضؓ فرما چکے ہیں فرماتے ہیں۔ "ایک غیر احمدی مولوی نے ہماری دعوت کی۔ غلام محمد امرتسری بھی ہمارے ساتھ تھے وہ میزبان خود تو کہیں چھپنے کھڑا ہو گیا۔ اور دوسرے مولوی کو پہلے ہی ہم سے بحث کرنے کو لا کر ہمارے پاس بٹھا دیا۔ بہت سی باتیں نرمی و محبت کی کرتا رہا۔ کہ ہم تو عیسےٰ کو مرا ہوا مانتے ہیں۔ اور مرزا صاحب کو بڑا راستباز جانتے ہیں۔ اور بھی سب باتوں کو مانتے ہی ہیں گویا آپ کے مرید ہی ہیں۔ مولوی صاحب ذرا یہ چھوٹا سا مسئلہ بتائیے کہ جو شخص مرزا صاحب کو نہ مانے اس کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ ایک طرف موسےٰ علیہ السلام ہیں دوسری طرف حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پھر ایک طرف موسوی مسیح ہیں دوسری طرف محمدی مسیح موسےٰ علیہ السلام کے منکر کو کیا سمجھنا چاہیئے آپ جانتے ہی ہیں۔ پھر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منکر کو کیا سمجھنا چاہیئے۔ یہ بھی آپ کو معلوم ہے۔ اسی طرح موسوی مسیح کے منکر کو بھی جو کچھ سمجھتے ہیں۔ اسکے مقابلہ میں محمدی مسیح کے منکر کو کیا سمجھیں۔ یہ آپ خود ہی تجویز فرما سکتے ہیں۔ یہ سنکر اپنے لڑکے سے کہنے لگا۔ لا جلدی سے کھانا ان سے بحث کرنا کوئی معمولی بات نہیں"۔

(الحکم ۲۸ جون ۱۹۰۹ء)

اسی طرح فرمایا۔ "اگر خدا کا کلام سچ ہے تو مرزا صاحب کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی"

(بدر ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء)

پھر فرماتے ہیں:۔ "اگر مرزا صاحب کو خدا کا مامور و مرسل ماننے سے تم ہم کو کافر بناتے ہو۔ تو تم خود سوچ لو کہ ایک مامور مرسل کے انکار سے تم کیا بن سکتے ہو۔ کفر تو نہ ماننے کا نام ہے ماننے والے تو مومن ہی کہلاتے ہیں"۔ (الحکم ۲۱، ۲۸ جولائی ۱۹۱۲ء)

اسی طرح فرماتے ہیں:۔ "مامور من اللہ کا انکار کفر ہو جاتا ہے۔ ہمارے مخالف حضرت مرزا صاحب کی ماموریت کے منکر ہیں"۔

(الحکم ۲۱ و ۲۸ فروری ۱۹۱۱ء)

ایک شخص نے سوال کیا کہ آپ غیر احمدیوں کو مسلمان سمجھتے ہیں یا نہیں۔ تو فرمایا میرے خیال میں مسلمان وہ ہے۔ جو

اللہ تعالےٰ کے حکموں کو مانے ایک شخص اگر مسیح اور مہدی ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے۔ تو مدعی دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو وہ جھوٹا ہے۔ تب تو اس سے بڑھ کر کوئی منتری نہیں۔ اور اگر وہ سچا ہے۔ تو اس کو نہ ماننے والا خدا تعالےٰ سے جنگ کرتا ہے"

(بدر ۲۳ اکتوبر ۱۹۰۳ء)

پھر ایک تقریر میں فرمایا:- "پہلے نبی آتے رہے۔ ان کے وقت میں دو ہی قومیں تھیں۔ ماننے والے۔ اور نہ ماننے والے۔ کیا ان کے متعلق کوئی شبہ نہیں پیدا ہوا۔ اور کوئی سوال اٹھا۔ کہ نہ ماننے والوں کو کیا کہیں۔ جواب تم کہتے ہو۔ کہ مرزا صاحب کے نہ ماننے والوں کو کیا کہیں"

(بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

مسئلہ جنازہ

اب مسئلہ جنازہ کے متعلق حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کا ایک ارشاد پیش کیا جاتا ہے۔ ایک شخص نے دریافت کیا۔ کہ کیا ہم غیر احمدی کے ورثاء کی خواہش پر اپنے امام کے پیچھے اس غیر احمدی کا جنازہ پڑھ لیا کریں۔ اس پر آپ نے فرمایا "یہ خطرناک بات ہے۔ ہمیں سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ہم اس کے لئے کیا دعا کریں گے۔ کہ اے خدا اس شخص نے تیرے مامور کو نہیں مانا۔ اس واسطے اس کو جنت نصیب کر"

(بدر ۳۰ نومبر ۱۹۱۱ء)

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے ان ارشادات کو غیر مبائعین کے سامنے پیش کرتے ہوئے۔ ہم درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ غور کریں ان کا قدم اختلافی مسائل کے باب میں کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی تعلیم کے خلاف ہے۔

جماعت احمدیہ کا گذشتہ ہفتہ

(۱) گزشتہ ہفتہ کے خطبہ نمبر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے کراچی تشریف لے جانے کی خبر دی گئی تھی۔ ۷ مئی کو جناب مولوی عبدالرحیم صاحب ایم اے پرائیویٹ سیکرٹری نے کنجہی سے بذریعہ تار اطلاع دی کہ حضور معہ اہل بیت کراچی سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی طرف سے ۸ مئی کی اطلاع بذریعہ ڈاک یہ موصول ہوئی کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت کچھ ناساز ہے۔ نیز صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو کل سے بخار اور درد شکم کی تکلیف ہے احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

(۲) اس ہفتہ میں حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے عام طور پر اچھی رہی۔ البتہ امسی کو متلی اور سردرد کی شکایت ہو گئی۔

(۳) جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے نے مقامی تبلیغ کی گذشتہ چار ماہ کی رپورٹ شائع کرائی ہے۔ جس میں یہ خوشخبری سنائی گئی ہے کہ سنہ ۱۹۴۱ء کے پہلے چار ماہ میں آٹھ سو اصحاب نے ضلع گورداسپور میں بیعت کی ہے۔ نیز بیان فرمایا۔ کہ اس وقت چونکہ ضلع میں تبلیغی کام بہت بڑھ گیا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ جماعت کے مخلص اور مقتدر اصحاب تبلیغ کے لئے اپنا وقت دیں۔ جو اصحاب دیہات میں کام نہ کر سکیں گے۔ ان سے دفتر میں کام لیا جائے گا۔ دوسرے دوستوں کو ضلع گورداسپور کے کسی گاؤں میں مقامی تبلیغ کے زیر انتظام مقرر کیا جائے گا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اس رنگ میں تبلیغ کے لئے احباب جماعت سے تحریک جدید کے سلسلہ میں مطالبہ فرما چکے ہیں۔ احباب کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اس صیغہ کو تبلیغی مقاصد کے لئے سائیکلوں کی ضرورت ہے۔ جو اصحاب اپنے مستعمل سائیکل دے سکیں وہ ضرور دیں۔ تاکہ ان کی مرمت کرا کر ان سے کام لیا جا سکے۔

(۴) جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے اعلان فرمایا ہے۔ کہ گذشتہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر نمائندگان مجلس کے ایک اجلاس میں یہ قرار پایا تھا۔ کہ پنجاب میں پہلے سے زیادہ مکمل اور نتیجہ خیز تبلیغ کے لئے (۱) ملتان (۲) راولپنڈی (۳) لائل پور (۴) لاہور (۵) لدھانہ میں تبلیغی مراکز قائم کئے جائیں۔ ان مقامات کے احمدی احباب مبلغ کے لئے قابل رہائش مکان کے علاوہ تبلیغی ضروریات کے لئے جس قدر امداد دے سکیں اس سے مطلع فرمائیں۔ تاکہ جملہ امور پر غور کرنے کے بعد وہاں مبلغ مقرر کیا جا سکے۔

(۵) اس ہفتہ میں نظارت اعلےٰ نے بہت سی احمدی جماعتوں کے عہدیداروں کے ۳۰ اپریل ۱۹۴۴ء تک کے تقرر کا اعلان کرایا۔ روزانہ "الفضل" کے کئی پرچوں میں یہ فہرستیں شائع کی گئی ہیں۔ اور ابھی اور فہرستیں شائع ہونے والی ہیں جو احمدی جماعتیں روزانہ "الفضل" منگاتی ہیں۔ انہیں اپنے عہدیداروں کی منظوری کی اطلاع مل گئی ہو گی۔ لیکن جہاں روزانہ اخبار نہیں منگایا جاتا۔ وہاں علم نہیں ہو سکیگا ایسے مقامات کے احباب کو چاہیئے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور سلسلہ کے متعلق روزانہ حالات معلوم کرنے کے علاوہ ضروری اور اہم اعلانات سے آگاہ ہونے کے لئے بھی روزانہ "الفضل" اپنے ہاں جاری کرائیں۔ اور کوئی چھوٹی سے چھوٹی جماعت ایسی نہ ہونی چاہیئے۔ جہاں روزانہ "الفضل" نہ جاتا ہو۔

(۶) گذشتہ ہفتہ کا ایک افسوسناک واقعہ یہ ہے۔ کہ میاں امام الدین صاحب سیکھوانی والد مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی اور نہایت مخلص احمدی تھے چند دن بیمار رہ کر قریباً اسی سال کی عمر میں فوت ہو گئے۔ مرحوم باوجود اس پیرانہ سالی کے دینی خدمات سرانجام دینے میں کوشاں رہتے۔ اپنے محلہ دارالرحمت میں چھوٹے بچوں کی تربیت کا کام کرتے رہے۔ نیز سیکرٹری امور عامہ کے فرائض بجا لاتے تھے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے کنجہی سے ان کی وفات پر بذریعہ تار اظہار افسوس فرمایا۔

(۷) گذشتہ ہفتہ ایک نہایت رنجدہ حادثہ ہو گیا۔ اور وہ یہ کہ مولوی غلام رسول صاحب افغان مہاجر کی لڑکی۔ جس نے اسی سال میٹرک کا امتحان دیا تھا۔ اور جو نہایت سعید الفطرت بچی تھی۔ نہانے کے تالاب میں تیرنے کی مشق کرتی ہوئی ڈوب کر فوت ہو گئی۔ غریب والدین کی اس ہونہار لڑکی کی اچانک وفات پر ہر احمدی کو نہایت رنج اور افسوس ہوا۔ اس موقعہ پر مرحومہ کے والدین نے مومنانہ صبر اور استقلال کا قابل تعریف نمونہ دکھایا۔ دعا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں اجر عطا فرمائے۔

(۸) ناظرین کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب ۲۶ مئی کو ۸ بجے شام شملہ سے ایک تقریر بعنوان "دنئی دنیا" براڈکاسٹ کریں گے۔ جس میں آپ بیان فرمائیں گے۔ کہ جنگ کے بعد دنیا کی کیا حالت ہو گی۔ لاہور اور لکھنؤ اسٹیشن اس تقریر کو دہلی سے ریلے کریں گے۔

(۹) لنڈن سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ۱۴ مئی بروز بدھ مولوی جلال الدین صاحب شمس بی۔ بی۔ سی سے ایک پیغام نشر کریں گے۔ بی۔ بی۔ سی کا اردو پروگرام ساڑھے سات بجے شام ہندوستان کیلئے شروع ہوتا ہے۔

(۱۰) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے دستِ مبارک پر ہندوستان سے بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہونے والوں کی جو فہرست اس ہفتہ شائع ہوئی ہے۔ اس کا آخری نمبر ۱۵۴۵ ہے۔ الحمد للہ۔ گویا جنوری ۱۹۴۱ء سے اس وقت تک جن بیعت کرنے والوں کے نام درج رجسٹر کئے گئے ہیں۔ انکی یہ تعداد ہے۔

(۱) اس ہفتہ روزانہ "الفضل" میں جو اہم مضامین شائع کئے گئے۔ ان میں سے مولوی ثناء اللہ صاحب کا مباہلہ سے فرار اور عدم تعیین عذاب کا جھوٹا عذر" کے عنوان سے جناب چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔ اے کا مضمون خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ (۲) ایک اور مضمون میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے اس اعتراض کا جواب دیا گیا۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعثت کا مقصد یہ بتایا ہے۔ کہ اسلام دنیا پر غالب آ جائیگا۔ تو وہ غلبہ اسلام ابھی تک کیوں حاصل نہیں ہؤا (۳) ایک مضمون میں غیر مسلموں کے بیانات سے یہ ثابت کیا گیا۔ کہ اسلام نے نہ صرف جبر و تشدد سے ترقی نہیں کی بلکہ اسلام جب سے ظاہر ہؤا جبر کے خلاف ہے۔ (۴) مسلمانوں کے شاندار علمی اور ادبی کارناموں پر ایک مضمون شائع کیا گیا۔ (۵) حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے اپنے ایک مضمون میں جماعت کو مخاطب کر کے لکھا۔ کہ اِدھر اُدھر کی گپ شپ میں عشاء کے بعد وقت گذارنا اور صبح سویرے نہ اٹھنا نہایت خطرناک اور سراسر دجالی عادت ہے۔ اور تحریک فرمائی ہے کہ تمام احمدی فوراً اس بدعادت کو اپنے خاندان اور گھرانہ سے مٹا دیں۔ نماز عشاء پڑھ کر فوراً سو جائیں۔ بچوں کو سلا دیں اور صبح صادق کے وقت سب بڑے اور چھوٹے جاگ اٹھیں۔ اور فریضہ فجر ادا کرنے کے بعد تلاوت قرآن کریم کیا کریں۔ (۶) ۲۴ تا ۳۰ مئی کو اختلافی مسائل کے متعلق واقفیت بہم پہنچانے کیلئے جو ہفتہ مقرر کیا گیا ہے اس کے مضامین میں سے ایک اور مضمون رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں نبوت کا اجراء از روئے قرآن کریم کے عنوان سے شایع کیا گیا۔ نیز مولوی محمد علی صاحب کے ٹریکٹ "میری تحریر میں لفظ نبی کا استعمال" کا مفصل جواب دو اقساط میں چھاپا گیا۔ ان کے علاوہ غیر مبایعین غیر احمدیوں کے پیچھے کیوں نماز نہیں پڑھتے اور مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء سے چند سوال بھی کئے گئے۔ (۷) ان کے علاوہ کئی مضامین، تازہ حالات اور واقعات کے متعلق لکھے گئے۔ وہ اصحاب جو روزانہ اخبار "الفضل" نہیں منگاتے انہیں اندازہ لگانا چاہیے۔ کہ ہفتہ بھر میں وہ کیسے اہم اور ضروری مضامین کے مطالعہ سے محروم رہتے ہیں۔

منیجر

احمدی مبلغین کے متعلق ہفتہ واری رپورٹ

بیرون ہند

اس وقت باقاعدہ مبلغین اسلام احمدیہ دنیا کے مفصلہ ذیل ممالک میں متعین ہیں:- انگلستان - امریکہ شمالی - امریکہ جنوبی جاپان - فلسطین - ملایا - جاوا - سماٹرا ماریشس - مشرقی افریقہ - مغربی افریقہ - ان خادمانِ اسلام کو جنگ کی وجہ سے ہر جگہ مشکلات کا سامنا ہے ڈاک کے انتظامات میں خرابی ہے - اس لئے باقاعدہ ہفتہ وار رپورٹوں کا پہنچنا مشکل ہو رہا ہے - ہفتہ رواں میں صرف مغربی افریقہ سے ایک رپورٹ موصول ہوئی - جس سے ظاہر ہے - کہ مولوی نذیر احمد صاحب اور مولوی محمد صدیق صاحب سیرالیون میں باوجود مخالفت کے کامیابی سے فریضہ تبلیغ ادا کر رہے ہیں - اور بارو ماسون میں مدرسہ بنانے کے لئے ایک قطعہ زمین حاصل کرنے کے لئے جدوجہد میں مشغول ہیں -

اندرون ہند

اس وقت مرکز سلسلہ میں مولوی غلام رسول صاحب راجیکی - مولوی ابوالعطاء صاحب - مولوی محمد سلیم صاحب (مبلغ برما) اور مولوی عبدالقادر صاحب (سابق سوداگرمل) مولوی عبدالغفور صاحب (مبلغ بہار) - مولوی سید اعجاز احمد صاحب بنگالی موجود ہیں - جو فوری ضرورتوں کے وقت جماعتوں کے بلانے پر بھیجے جاتے ہیں - اس ہفتہ گنج لاہور کے سالانہ جلسہ پر مولوی ابوالعطاء صاحب اور مولوی عبدالقادر صاحب نے تقریریں کیں - اور نواح قادیان میں ان ہر دو علماء کے ہمراہ مولوی محمد سلیم صاحب نے بھی ایک شیعہ سے تبادلہ خیالات میں حصہ لیا - مولوی عبدالغفور صاحب لائل پور سے واپس آ گئے - مولوی عبدالمالک خانصاحب (یو - پی)، گیانی عباد اللہ صاحب (سی - پی) مولوی عبداللہ صاحب مالابار ٹراونکور اور شمالی مالابار - مولوی مظفر الدین صاحب (مولوی ظل الرحمن صاحب مشرقی بنگال و کلکتہ) مولوی محمد حسین صاحب (ضلع سیالکوٹ و جموں) مولوی عبدالواحد صاحب کشمیر - مولوی محمد احمد صاحب ضلع گجرات - مولوی فضل الدین صاحب ضلع مین پوری - چوہدری بدر الدین صاحب (سانہیں) مولوی محمد دین صاحب اور جماعت اور مولوی محمد علی صاحب بیٹ راوی - گیانی واحد حسین صاحب ننکانہ صاحب میں کار مفروضہ تبلیغ سرانجام دے رہے ہیں - مولوی محمد یار صاحب عارف متعینہ لائل پور رخصت پر ہیں اور مولوی چراغ الدین صاحب مولوی فاضل رخصت سے واپس آ کر صوبہ سرحد میں دینی خدمت پر حاضر ہو گئے ہیں - مولوی محمد عمر صاحب یوگندر پال ضلع کانگڑہ میں ترقی اسلام کی خدمت پر مامور ہیں - اور قادیان کے نواح کی تبلیغ کا کام چوہدری فتح محمد صاحب ایم - اے ناظر اعلےٰ کے زیر نگرانی کامیابی سے ہو رہا ہے - سلسلہ عالیہ کے آنریری مبلغین کام تو ہر جگہ کر رہے ہیں - مگر مرکز کو شکایت ہے - کہ رپوٹیں بہت کم دوست بھیجتے ہیں - ان خادمانِ اسلام کی رپورٹیں خلاصۃً روزانہ الفضل میں شائع ہوتی رہتی ہیں -

ناظم نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ

احیاء اسلام

احمدیت دنیا میں اس لئے نازل ہوئی کہ تا دنیا میں جو کفر و بدعت ظلمت و معصیت چھائی ہوئی ہے - اسے دُور کیا جائے اور اس کی جگہ حقیقی ایمان کو رائج کیا جائے قرآنی شریعت کو نافذ کیا جائے - نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خالص توحید اور خدا تعالےٰ کے جاہ و جلال کو قائم کیا جائے - مگر یہ عظیم الشان مقصد حاصل نہیں ہو سکتا جب تک کہ عقائد کی اصلاح نہ کی جائے - اور اسلام کی حقیقی تعلیم کو رائج نہ کیا جائے - گو جیسا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ اپریل ۱۹۳۸ء میں فرمایا کہ "اس جدوجہد میں .... کامیابی کیلئے بہترین وجود نوجوان ہی ہو سکتے ہیں -" اس لئے آج احمدیت کو جس خدمت کے لئے کھڑا کیا گیا ہے - اس سے ہم صحیح طور پر عہدہ برآ نہیں ہو سکتے ہیں - جب تک کہ حضور کے ارشاد کے ماتحت کہ "اگر ہمارے نوجوان اصلاح کر لیں اور اقرار کریں کہ جس طرح بھی ہو سکے اسلام کی تعلیم کو قائم کریں گے -" اور یہی وہ غرض ہے جس کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ کو قائم کیا گیا -

مجلس ہذا کو قائم ہوئے صرف تین سال ہوئے ہیں - اس قلیل عرصہ میں اس کے ممبروں کی تعداد تین ہزار سے زائد ہو چکی ہے - اور بیشتر جماعتوں میں اسکی شاخیں قائم ہو چکی ہیں - سلسلہ کے یہ نوجوان صحیح تربیت حاصل کر رہے ہیں - خدمت خلق اور رفاہ عام کے بظاہر حقیر سے حقیر کام کرنے میں عزت محسوس کرتے ہیں - اپنے ہاتھ سے کام کرنے کو عار نہیں سمجھتے - قومی ذمہ داریوں کے بوجھ کے اٹھانے کے قابل بننے کیلئے ورزش جسمانی کا اہتمام کرتے ہیں - ایثار و استقلال کی صحیح روح اپنے اندر پیدا کر رہے ہیں سلسلہ کے کاموں میں زیادہ سے زیادہ دلچسپی لیتے ہیں - غرضیکہ شریعت اسلامی کی پابندی اور اسلامی تعلیم کی ترویج و اشاعت کیلئے کوشاں ہیں - تاکہ اپنے پیارے آقا کی قیادت میں اس جدوجہد میں [illegible] اسلام کی تعلیم کو جلد تر قائم کرنے میں [illegible] ثابت ہوں - وما توفیقنا الا باللہ

[illegible] مخلصین اور ذی استطاعت احباب جماعت کا یہ فرض ہے - کہ قوم کے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں - اور وہ روکیں جو کام کی وسعت کے نتیجہ میں اخراجات میں زیادتی کی وجہ سے پیدا ہو رہی ہیں - ان کو ہٹانے میں ان کی پوری اعانت فرمائیں - تاکہ سلسلہ کیلئے یہ نوجوان اس دور میں تیز تر ہوتے چلے جائیں - اور اسلامی تعلیم کو جلد تر نافذ کرنے میں کامیاب ہوں جسکے رائج کرنے کیلئے احمدیت کا قیام ظہور میں آیا ہے - اور تا جلد تر اسلام کا حقیقی احیاء حاصل ہو - جس کیلئے انہوں نے سلسلہ حقہ کیساتھ اپنے کو وابستہ کیا ہے

خاکسار عطاء الرحمن مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ہفتۂ جنگ کے اہم حالات

عراق

اس ہفتہ کا اہم واقعہ یہ ہے کہ نازیوں نے عراق میں رشید عالی گیلانی کو مہرہ بنا کر جو چال چلی تھی۔ اس میں انہیں بری طرح مات کھانی پڑی۔ پچھلے ہفتہ لڑائی کی حالت خاصی نظر آتی تھی اور رشید عالی گیلانی کی فوجوں نے حبانیہ میں گولہ باری شروع کر دی تھی۔ اسی طرح بصرہ میں بھی لڑائی شروع ہو چکی تھی۔ مگر اب صورت حالات میں بہت کچھ تبدیلی ہو گئی ہے اور حالت یہ ہے۔ کہ حبانیہ کے انگریزی اڈہ کے ارد گرد سے رشید عالی کی فوجیں ہٹا دی گئی ہیں۔ بصرہ میں بھی بالکل امن ہے۔ ایک قریب کی پہاڑی پر عراقیوں نے مورچہ بنایا ہوا تھا۔ مگر اب اسے بھی وہ خالی کر گئے ہیں۔ اس کامیابی کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ انگریزی فوجوں نے وقت پر جوابی کارروائی کی۔ اور مشرق وسطی اور ہندوستان کے مسلمانوں نے بھی رشید عالی کے خلاف ناراضگی کا اظہار کیا۔ مصر کے اخبارات اب تک رشید عالی اور اس کے ساتھیوں کی سخت مخالفت کر رہے ہیں "المقطم" لکھتا ہے۔ کہ ساری عرب دنیا میں اس بات پر ناراضگی ظاہر کی جا رہی ہے۔ کہ رشید عالی اور اس کے ساتھیوں نے جرمنی اور اٹلی کی شہ پر اپنے ملک کو قربان کر دیا۔

"الاہرام" نے لکھا کہ عراق کی موجودہ حکومت نازیوں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بنی ہوئی ہے۔ غرض برطانوی فوجوں کو عراق میں بہت بڑی کامیابی ہوئی ہے حکومت نے عراق کے برطانی فوجی افسروں کو خاص طور پر ہدایت دے دی تھی کہ اگر مجبوراً جوابی کارروائی کرنی پڑے تو شہریوں اور ان کی جائیدادوں کو کسی قسم کا نقصان نہ پہونچے۔ اسی طرح مقامات مقدسہ کے احترام کو ملحوظ رکھا جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ باوجود لڑائی کے برطانیہ کے متعلق مسلمانوں کو کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ حکومت برطانیہ کی اس کامیابی کا جو اسے عراق میں حاصل ہوئی یہ مطلب نہیں لیا جا سکتا۔ کہ عراق میں اب کسی قسم کا خطرہ نہیں رہا۔ خطرہ اب بھی باقی ہے کیونکہ حکومت جرمنی وشی گورنمنٹ کو ڈرا کر اس بات پر آمادہ کرنا چاہتی ہے۔ کہ وہ شام کے ہوائی اڈے اسے استعمال کرنے کے لئے دیدے بلکہ لنڈن کے بعض حلقوں میں تو اس خیال کا اظہار بھی کیا گیا ہے۔ کہ فرانس اور جرمنی نے گذشتہ ہفتہ جو معاہدہ کیا ہے۔ اس کے مطابق خفیہ طور پر جرمنی کو شام کے ہوائی اڈے استعمال کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ بہر حال اگر ایسا ہوا۔ اور اس مہم میں جرمن بمبار اور فوج بردار ہوائی جہازوں نے حصہ لیا۔ تو صورت حالات بہت خطرناک ہو جائے گی۔

شمالی افریقہ

سولم اور طبروق کی پوزیشن یہ ہے۔ کہ سولم میں دونوں اطراف کے دستوں میں جھڑپیں برابر جاری ہیں۔ جرمن فوجیں سولم کے علاقہ میں مزید پیش قدمی نہیں کر سکیں۔ طبروق پر بھی ابھی تک برطانی قبضہ ہے۔ اور جرمن حملہ آوروں کا آسٹریلین اور ہندوستانی فوجوں نے ناک میں دم کر رکھا ہے۔ صرف باہر کے ایک مورچہ پر جرمن اور اطالوی فوجیں قابض ہو چکی ہیں۔ مگر اندر کے مورچوں پر برطانوی فوجوں کا ہی قبضہ ہے۔ اسی طرح برطانی طیارے بن غازی درنا اور ٹریپولی پر بھی بمباری کر رہے ہیں۔ اور بحری بیڑہ۔ فضائی بیڑہ سے اشتراک کر رہا ہے۔ اس علاقہ میں زبردست آندھیوں اور شدت کی گرمی سے جرمن فوجوں کا برا حال ہو رہا ہے۔ چنانچہ طبروق کے میدان جنگ میں جرمنوں کی کچھ چھوٹی چھوٹی پارٹیوں نے سخت دھوپ کی تاب نہ لا کر آسٹریلین فوجوں کے گشت کرنے والے دستوں کے آگے ہتھیار ڈالنے کی پیشکش کی۔ انہیں ۴۸ گھنٹہ تک پانی نہیں ملا تھا۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ تمہاری رائفلیں کہاں ہیں تو انہوں نے کہا ہم نے پھینک دی ہیں۔ اس پر آسٹریلین سپاہیوں نے انہیں کہا۔ کہ اپنی رائفلیں لے کر آؤ۔ جو جرمن قیدی بنائے گئے ہیں۔ ان کی ڈائریاں دیکھنے سے معلوم ہوا ہے۔ کہ انہیں گرمی اور پانی کی قلت کی عام شکایت ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ دشمن حملہ کر کے تھک چکا ہے اور برطانوی فوجوں کا پلہ بھاری ہوتا جا رہا ہے۔

وزیر اعظم کی تقریر

اس ہفتہ مسٹر چرچل وزیر اعظم نے دارالعوام میں ایک زبردست تقریر کی۔ جس میں مصر کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ نیل کے علاقہ کو بہت بڑی جنگی اہمیت حاصل ہے اگر مصر سویز۔ بحیرہ روم اور مالٹا کے مورچے ہمارے ہاتھ سے نکل گئے۔ تو ہمیں شدید ترین نقصان پہونچے گا۔ ہم ان کی حفاظت کا پورا عزم کر چکے ہیں۔ اور ہمیں پوری امید ہے کہ ہم وہاں فتح حاصل کریں گے۔ کریٹ اور طبروق بھی بہت جنگی اہمیت رکھتے ہیں۔ اور ہم وہاں برطانیہ کے تمام ذرائع صرف کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔ مسٹر چرچل نے یہ بھی کہا کہ اس وقت جنرل ویول کے پاس پانچ لاکھ سپاہ موجود ہے۔ اور برطانوی کارخانے گذشتہ سال کی نسبت ٹینکوں کی بہت زیادہ تعداد تیار کر رہے ہیں۔

شہنشاہ ہیل سلاسی تختِ حکومت پر

اس ہفتہ کا ایک اہم واقعہ یہ ہے کہ ایبے سینیا کے بادشاہ ہیل سلاسی عدیس آبابا میں داخل ہو گئے۔ شہر میں شادیانے بجائے گئے۔ ۱۹۳۶ء میں اٹلی نے حبشہ پر حملہ کر کے تمام ملک پر قبضہ کر لیا تھا۔ اور شہنشاہ ہیل سلاسی بھی جلاوطن ہو کر انگلستان چلے گئے تھے۔ مگر اب پانچ سال کے بعد حکومت برطانیہ نے حبشہ کو اٹلی سے چھین کر شہنشاہ حبشہ کو اس کا کھویا ہوا تخت واپس دلا دیا۔ حبشہ میں لڑائی ابھی جاری ہے اور تیس ہزار اطالوی سپاہی اب تک ملک کے مختلف حصوں میں لڑ رہے ہیں۔

جرمن ہوائی جہازوں کا شدید نقصان

یورپ کی ایک اہم خبر یہ ہے۔ کہ جرمنی کے جو ہوائی جہاز رات کے وقت برطانیہ پر حملہ کرنے کے لئے آتے ہیں۔ ان میں سے اکثر گرا لئے جاتے ہیں۔ اور اس طرح جرمن ہوائی جہازوں کا نقصان روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ پچھلے دنوں رات کے وقت حملہ کرنے والے جرمن جہازوں کو اتنا نقصان کبھی نہیں پہنچا تھا جتنا آجکل پہونچ رہا ہے۔ چنانچہ ۱۰ ابھی کی رات ۳۳ جرمن جہاز گرائے گئے یا یوں کہنا چاہئیے کہ گذشتہ تمام ریکارڈ کو توڑ دیا گیا۔ کیونکہ اب تک کسی ایک رات میں اتنے جرمن جہاز گرائے نہیں گئے تھے

جرمنی پر ہوائی حملے

اس ہفتہ انگریزی طیاروں نے اپنی پوری طاقت کے ساتھ روہر اور رائن لینڈ کے صنعتی شہروں بریسٹ ایمڈن۔ اور کیل کے آبدوزوں کے مراکز۔ اور ہالینڈ۔ فرانس۔ اور بلجیم کی بندرگاہوں پر خوفناک بمباری کی۔ دو دفعہ برلن پر بھی برطانی طیارے پہونچے۔ اور بم باری سے اسے شدید نقصان پہونچایا۔ فضائی جنگوں کا سلسلہ بھی بحری معرکوں کے ساتھ بحر اٹلانٹک میں جاری رہا۔ ان حملوں میں انگریزی ہوائی جہازوں کا بہت ہی تھوڑا نقصان ہوا۔ جسے دیکھ کر اہل برطانیہ کے حوصلے بہت بڑھ گئے ہیں۔

جرمن کے چھ لاکھ ٹن جہاز غرق

نازی چاہتے ہیں کہ بحر اٹلانٹک کے اُن راستوں کو بند کر دیں جن سے برطانیہ کو کھانے پینے کی چیزیں اور دوسرا سامان پہنچتا ہے۔ اس غرض کے لئے وہ جہازوں کو غرق کرنے کی کوششیں کرتے رہتے ہیں۔ مگر باوجود اسکے برطانیہ کا نقصان کم اور جرمنی کا بہت زیادہ ہوتا ہے۔ چنانچہ پچھلے ہفتہ دشمن کے چھ لاکھ ٹن کے جہاز غرق کئے گئے۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ جب سے جنگ شروع ہوئی ہے۔ جرمن کے ایک کروڑ ۷۵ لاکھ ٹن کے اور اٹلی کے ایک کروڑ ۹۰ لاکھ ٹن کے جہاز غرق ہو چکے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں اپریل میں برطانیہ کے ۴۸۸۱۲۴ ٹن کے ۱۰۶ جہاز غرق ہوئے۔ مگر اس نقصان میں ۱۸۹۴۷۳ ٹن کے اتحادی اور ۵۵۶۲ ٹن کے غیر جانبدار جہاز شامل ہیں گویا برطانیہ کے ۲۹۳۰۸۹ ٹن کے صرف ۶۰ جہاز غرق ہوئے۔

امریکہ کے وزراء کی پُر زور تقریریں

اس ہفتہ یونائیٹڈ سٹیٹس کے بڑے بڑے افسروں نے جن میں امریکہ کے وزیر بحر کرنل ناکس اور وزیر جنگ مسٹر سٹمسن بھی شامل ہیں برطانیہ کی حمایت میں پُرجوش تقریریں کیں اور اس بات پر زور دیا۔ کہ برطانیہ تک سامانِ جنگ بحفاظت پہنچانے کا خاطر خواہ انتظام کرنا چاہیئے۔ کرنل ناکس نے کہا۔ امریکہ کے لئے صرف دو راستے باقی رہ گئے ہیں۔ یا تو امریکہ استبدادی قوتوں کے آگے جھک جائے اور یا محوری طاقتوں کے خلاف لڑے۔ جھکنا خارج از بحث ہے اور لڑنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ ہم دنیا کو بتا چکے ہیں۔ کہ جن دشمنوں سے برطانیہ لڑ رہا ہے۔ وہ امریکہ کے بھی دشمن ہیں۔ اس لئے اب ہماری غیرت کا تقاضا یہی ہے کہ ہم بھی اس جنگ میں اپنے حصہ کا بوجھ اٹھائیں۔ وزیر جنگ مسٹر سٹمسن نے اپنی ایک براڈکاسٹ تقریر میں اسبات پر زور دیا۔ کہ برطانیہ کو جانے والے ہتھیاروں کو بحفاظت تمام پہنچانے کے لئے امریکن جنگی جہازوں کے فوری استعمال کی ضرورت ہے۔ مسٹر وینڈل ولکی نے بھی اسبات پر زور دیا ہے۔ چنانچہ جب ایک نمائندہ اخبار نے آپ سے سوال کیا۔ کہ کیا آپ اس تجویز کے حق میں ہیں۔ کہ امریکہ کے ص

ص۔ جنگی اور تباہ کن جہازوں کی حفاظت میں سامان جنگ برطانیہ پہنچایا جائے۔ تو آپ نے کہا۔ میں ہر اس تدبیر کے حق میں ہوں۔ جو امریکہ کے فوجی اور بحری ماہرین کی رائے میں اس مقصد کے لئے زیادہ سے زیادہ مؤثر ہو سکتی ہے۔

جماعت احمدیہ کی ذمہ واری اور تحریک جدید کی شاندار مالی قربانیاں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:-

"کاش جماعت احمدیہ اپنی ذمہ واری کو سمجھے اور اسلام کے کھوئے ہوئے متاع کو پھر واپس لائے۔ اور پھر وہی اخلاق محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں میں دنیا دیکھے۔ جنہیں دیکھ کر انسان کو خدا تعالےٰ نظر آ جاتا ہے۔ وہ امین ہوں۔ اور ایسے امین کہ خود بھوکے مر جائیں۔ بیوی بچے بھوکے مر جائیں۔ لیکن دوسرے کی امانت میں خیانت نہ ہو۔ وہ سچے ہوں اور ایسے سچے۔ کہ جان جائے۔ مال و دولت جائے عہدہ جائے۔ لیکن جھوٹ کا ایک لفظ زبان پر نہ آئے۔ اور نہ آئے۔ وعدہ کریں۔ تو جان کے ساتھ نبھائیں۔ اور ارادہ کریں۔ تو سر ہتھیلی پر رکھ کر پورا کریں۔"

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ اعلان آپ سُن چکے ہیں۔ کہ تحریک جدید کی قسط ریزرو فنڈ مئی میں ادا کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے دوستوں کو اپنا وعدہ ۳۱ مئی تک پورا کرنا چاہیئے۔ تا وہ اس حق کو پالیں جو سابقون الاولون کا ہے۔ اسی طرح ہر جماعت کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ بحیثیت جماعت سابقون میں شامل ہو جائے۔ مگر اس کے لئے ۳۱ مئی کی شام تک مرکز میں رقم داخل ہو جانی چاہیئے۔ جو افراد جماعت اپنا وعدہ ۳۱ مئی تک سو فیصدی پورا کریں گے۔ یا جن جماعتوں کے کارکن اپنے وعدے سو فیصدی یا کم سے کم ستر فیصدی پورا کریں گے۔ ان سب کے نام دُعا کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کئے جائیں گے۔ پس ہر فرد اور ہر جماعت کا کارکن ابھی سے کوشش کرے اور خدا تعالےٰ کے فضل سے کارکن سرگرمی سے اس کام میں منہمک ہیں۔

چنانچہ جماعت جے پور کے سکرٹری مال ڈاکٹر محمد سعید صاحب جن کا وعدہ جماعت کی طرف سے ۳۳۳ روپیہ کا تھا۔ انہوں نے ۲۶۸ روپے کی رقم داخل کر دی ہے۔ جو ۸۰ فیصدی سے اوپر ہے۔ ڈاکٹر صاحب اپنی جماعت کا چندہ اکثر ابتدائے سال میں ہی ادا کرنے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔

جماعت کپورتھلہ کی موعود رقم ۲۴۱ روپے ہے۔ وصولی ۱۶۸ روپے جو ۸۰ فیصدی سے زیادہ ہے۔ اس جماعت کا چندہ بھی بفضل خدا اکثر ابتدائے سال میں آجاتا ہے۔

جماعت سمبڑیال کے اکثر افراد علاقہ بڑودہ میں ہیں۔ جن کے وعدے ۱۴۰ روپے کے تھے۔ دو اصحاب کے سوا باقی سب کا چندہ سو فیصدی وصول ہو چکا ہے۔

لجنہ اماء اللہ دہلی کی سکرٹری صاحبہ محترمہ صغرا بیگم صاحبہ ہیں۔ جو تحریک جدید کے چندہ میں جماعت قادیان اور سیالکوٹ کی لجنہ اماء اللہ کی طرح باقاعدہ کوشش کرتی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ۱۴۹ روپے میں سے ۱۱۱ روپے کی رقم داخل فرما دی ہے۔ امید ہے۔ کہ وہ ۳۱ مئی تک اپنا سالم وعدہ پورا کریں گی۔

جماعت جمشید پور کا وعدہ ۵۶۴ روپے کا تھا۔ اس میں سے ۴۶۴ روپے وصول ہو چکے ہیں۔ اس جماعت کے پریزیڈنٹ جناب بشیر احمد صاحب چغتائی خاص کوشش کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان تمام احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

زمیندار جماعتوں کی بھی اکثر جگہ فصل نکل آئی ہے۔ خدا کے فضل سے ان کیلئے بھی سابقون میں شامل ہونیکا بہترین موقعہ ہے۔ چنانچہ چک ۱۲/ع مراد ریاست بہاولپور کا وعدہ بحیثیت جماعت ۲۹ روپے کا تھا۔ جو سو فیصدی پورا ہو چکا ہے۔ اور چک ۲۷۰/ع الف سندھ کا وعدہ ۴۹ روپے تھا۔ اس میں سے ۳۳ داخل ہو چکے ہیں۔

دوسری زمیندارہ جماعتوں میں بھی کوشش ہو رہی ہے۔ کہ وہ ۳۱ مئی تک وعدہ پورا کریں۔ پس ہر شہری اور زمیندار جماعت کے کارکنوں کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ انکا وعدہ ۳۱ مئی تک سو فیصدی پورا ہو جائے۔ تا وہ سابقون میں شامل ہو جائیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔

فائنشل سکرٹری تحریک جدید

سیکرٹریان نشر و اشاعت کا جلد انتخاب کیا جائے

جناب ناظر صاحب اعلےٰ کے اعلان کے مطابق جماعتیں سیکرٹریان نشر و اشاعت کا انتخاب کر کے بھجوا رہی ہیں۔ جنہیں عنقریب لائحہ عمل اور رپورٹ فارم وغیرہ بھجوایا جائیگا۔ چونکہ یوم التبلیغ برائے غیر احمدی صاحبان بھی قریب آگیا ہے۔ جو کہ ۸ احسان ۱۳۲۰ ہش مطابق ۸ جون ۱۹۴۱ء کو منایا جائیگا۔ اس لئے جن جماعتوں نے ابھی تک سیکرٹریان نشر و اشاعت کا انتخاب نہیں کیا۔ وہ جلد انتخاب کر کے مطلع کریں۔ تاکہ یوم التبلیغ پر انہیں تبلیغی اشتہارات بھجوائے جاسکیں۔

مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے جدید عہدہ داران کے انتخاب کی اطلاعیں ملی ہیں۔ ان میں سیکرٹریان نشر و اشاعت کے انتخاب کی اطلاع شامل نہیں۔ اس لئے یہ جماعتیں بھی جلد انتخاب کر کے مطلع کریں۔

چٹاگانگ۔ ڈلہوزی۔ خلیل مرکز احینی پاپا۔ حسید والا۔ دارالسلام (افریقہ) چھینہ بیٹ محمد آباد (سندھ) کپورتھلہ۔ منڈی بہاؤالدین نتھ غلام نبی۔ دولت پور پٹھانکوٹ۔ سری نگر۔ بھوا ضلع گجرات۔ بھمبر مرکز شیخ محمد ناسنور۔ دنیا پور (ملتان)۔ گوئی (جموں) پٹی۔ بھیٹی شر قپور۔ بمبئی۔ کرلیانوالہ ضلع گجرات بسو والی ضلع گجرات۔ کریم پور ضلع جالندھر کھاریاں۔ کوٹ احمدیاں۔ سندھ سیمنٹ ورکس روہڑی۔ گوجرانوالہ۔ راولپنڈی۔ گوجرہ

مولوی ابوالفضل محمود صاحب کے متعلق اعلان

نظارت بیت المال میں بعض اصحاب کی طرف سے مولوی ابوالفضل صاحب محمود کے متعلق شکایت موصول ہوئی تھی۔ کہ ان کو جو چندہ اشاعت کتب کے سلسلہ میں دیا جاتا ہے۔ وہ اُسے اور اغراض میں صرف کر لیتے ہیں۔ اس واقعہ کی رپورٹ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کرنے پر حضور نے ارشاد فرمایا:- ”اخبار میں یہ اعلان کیا جائے۔ کہ بعض دوستوں کی طرف سے شکایات آئی ہیں۔ کہ ابوالفضل صاحب لوگوں سے بہت سا چندہ وصول کرتے ہیں۔ تمام دوستوں کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ مفت لٹریچر کی اشاعت کے لئے ابوالفضل صاحب کو ان دوستوں سے امداد لینے کی اجازت دی گئی تھی جن کو ان پر حسن ظنی ہو۔ اگر ایسے دوست ان کو رقم دیتے ہیں۔ تو پھر اعتراض کے کیا معنے؟ اگر ان کو اعتبار نہیں۔ تو وہ روپیہ نہ دیں۔ حکم تو نہیں ہے۔ کہ ضرور ان سے لٹریچر خریدیں۔ کہ بعد میں شکایت پیدا ہو۔“ حضور کا ارشاد بغرض اطلاع شائع کیا جاتا ہے۔ (ناظر بیت المال)

ریویو آف ریلیجنز اردو کی خریداری کے لئے تحریک

۱۹۳۸ء کے اواخر میں مَیں نے رسالہ ریویو اردو کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کے مطابق دس ہزار خریدار مہیا کرنے کی مہم شروع کی تھی۔ اور روزنامہ الفضل میں خریداروں کی ترقی کی رپورٹ شائع کی جاتی تھی مگر گذشتہ سال یہ سلسلہ میری بیماری کی وجہ سے ملتوی ہو گیا۔ اس کے بعد عملہ ”ریویو“ کی سستی سے یہ التواء لمبا ہوتا گیا۔ اب خدا کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے مَیں دوبارہ اس مہم کو شروع کرتا ہوا احباب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ اپنے آقا و مطاع کے اس رسالے کی خریداری کی طرف توجہ فرمائیں۔ یہ رسالہ ہمارا ایک قومی ماہنامہ ہے۔ جس میں اعلیٰ علمی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ ہماری جماعت خدا کے فضل سے ایک علمی جماعت ہے۔ اور کسی جماعت کے علمی معیار کو جانچنے کا ذریعہ اس کا علمی رسالہ ہوتا ہے۔ پس احباب کا فرض ہے۔ کہ وہ اس رسالہ کی ترقی میں خاص کوشش کریں۔ آجکل کاغذ کی گرانی کے باعث اخبارات و رسائل شدید مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔ ”ریویو“ بھی اپنے ہم عصروں کی طرح ان مشکلات کا شکار ہو رہا ہے۔ پس اس اعتبار سے بھی اس وقت رسالہ احباب جماعت کی فوری امداد کا مستحق ہے۔ اس وقت رسالہ کے کل ۸۱۷ خریدار ہیں۔ آئندہ جو احباب نئے خریدار بنیں گے۔ یا رسالہ کی کسی نہ کسی رنگ میں امداد فرمائیں گے۔ (مثلاً خریدار مہیا کر کے یا رسالہ کو کوئی رقم بطور عطیہ دے کر یا بقایا داروں سے بقائے وغیرہ وصول کر کے) ان کے نام دعا کی تحریک کے ساتھ شائع کئے جائیں گے۔ اور ہفتہ واری رپورٹ میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھی دعا کیلئے پیش کئے جائیں گے۔ اے خدا تو مجھے اس مہم کو کامیاب کرنے کی اور میرے احمدی بھائیوں کو میری اس آواز پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرما۔ تا تیرے پیارے مسیح کی یہ خواہش پوری ہو۔ کہ رسالہ ”ریویو“ کے دس ہزار خریدار ہوں۔ (سید محمد اسحٰق)

رسالہ ریویو انگریزی کے متعلق اطلاع

رسالہ ”ریویو“ انگریزی کے ماہ مئی کا پارسل ریلوے اسٹیشن لاہور کی غلطی سے بجائے قادیان کے کوئٹہ چلا گیا۔ ریلوے کو تاکید کی گئی ہے۔ کہ جلد پارسل ہمیں پہنچائیں۔ اس وجہ سے احباب کے پاس رسالہ پہنچنے میں چند دن کی تاخیر ہو گئی ہے۔ مینجر ”ریویو“

روزانہ الفضل خریدنا کیوں ضروری ہے

تمام استطاعت رکھنے والے احمدی احباب کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ روزنامہ الفضل جو جماعت احمدیہ کا واحد روزانہ آرگن ہے۔ خریدیں۔ کیونکہ

۱۔ ”الفضل“ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خیر و عافیت اور حالات سے روزانہ باخبر رکھتا ہے۔

۲۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ جمعہ اور دوسری تقاریر سب سے پہلے جماعت تک پہنچاتا ہے۔

۳۔ بزرگان سلسلہ۔ علماء اور مبلغین کے متعلق اطلاعات۔ اہم مرکزی واقعات۔ اور سلسلہ کے اہم کاموں اور ضرورتوں سے آگاہ کرتا ہے۔

۴۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مجاہدین کی تبلیغی رپورٹیں پیش کر کے بیداری اور قوت عمل پیدا کرتا ہے۔

۵۔ بزرگان و علماء جماعت کے مذہبی۔ علمی۔ اخلاقی۔ تربیتی مضامین۔ تجارتی و صنعتی معلومات سلسلہ کے خلاف مضامین کی غلط بیانیوں کی تردید۔ اسلام اور احمدیت پر اعتراضات کے جوابات شائع کرتا ہے۔

۶۔ احمدی دوستوں کیلئے روحانی غذا کا کام دیتا ہے۔ نیز اُن کیلئے تبلیغ کا مؤثر ذریعہ ہے۔

۷۔ آپکو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اہم فریضہ کی طرف توجہ دلا کر آپ کیلئے روحانی ترقی کا سامان بہم پہنچاتا ہے۔

۸۔ جنگ کی اہم اور ضروری خبریں خلاصۃً دوسرے اخبارات کیساتھ شائع کرتا ہے۔

ہم ان تمام احباب سے جو ”الفضل“ کے خریدار نہیں۔ درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اس کی خریداری قبول فرماویں اور ان روحانی فوائد سے متمتع ہوں۔ جو اس کے ذریعہ حاصل ہوتے ہیں۔ روزانہ ”الفضل“ کا سالانہ چندہ پندرہ روپے ہے۔

مینجر

طبیہ عجائب گھر اہل الرائے اصحاب کی نظروں میں

حکیم محمد قاسم صاحب احمدی قریشی لالہ موسیٰ ضلع گجرات سے تحریر فرماتے ہیں:-

”آج مورخہ ۱۲ ۔۴۔۴۱ کو خاکسار نے حکیم عبدالعزیز صاحب کے طبیہ عجائب گھر کو اسم بامسمیٰ پاکر اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرنے کے بعد صاحب موصوف کا شکریہ ادا کیا۔ اللہ تعالےٰ ان کے کام میں برکت دے۔ نیز ان کو جزائے خیر دے۔ جنہوں نے کثیر روپیہ اس کام پر صرف کر کے حکماء کی مشکلات کو جو اصلی اشیاء کے نہ ملنے سے ہوا کرتی ہیں رفع کیا ہے۔ میرے خیال میں یہ وہ کام تھا۔ جس کی دنیا کو اشد ضرورت تھی۔ اور اکثر جعلی اشیاء بجائے اصلی کے دوکاندار فروخت کر کے کئی گنا زائد قیمت لے کر دیا کرتے تھے۔ اس مشکل کو آپ نے ہر ایک چیز اصلی اور نقلی کو مہیا کر کے حل کر دیا ہے۔ نیز ان کے مرکبات واقعی بے نظیر ہیں۔ میں ان کی محنت کو دیکھ کر دوبارہ دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔“

مرکبات۔ دوائی ذیابیطس۔ سونے کی گولیاں۔ فوری علاج۔ اکسیر اٹھرا۔ روح نشاط وغیرہ خاص طور پر شہرت حاصل کر رہے ہیں۔ فہرست مفردات و مرکبات مفت طلب فرمائیں۔

پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

پیدائش کی مشکل گھڑیاں

بفضل خدا آسان کر دینے والی اکسیر تسہیل ولادت کے استعمال سے بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردوں کے لئے بھی مفید دوا ہے قیمت مع محصولڈاک ۱؎/ ۱ر

مینجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۱ مئی عراق سے اطلاع موصول ہوئی تھی۔ کہ حبانیہ اور بصرہ میں تو سکون ہے لیکن رنبہ کا قلعہ ابھی تک عراقیوں کے قبضہ میں ہے اس پر عراقی فوج کو الٹی میٹم دیا گیا۔ کہ وہ قلعہ سے نکل کر ہتھیار ڈال دے۔ مگر اس نے انکار کر دیا اسلئے اس قلعہ پر حملہ کر دیا گیا بعد کی اطلاع ہے کہ برطانیہ نے رنبہ پر قبضہ کر لیا ہے

لنڈن ۱۱ مئی آزاد فرانس کی خبر رساں ایجنسی کو یروشلم سے اطلاع ملی ہے۔ کہ ایک سو نازی سیاح شام اور لبنان میں پہنچ گئے ہیں۔ اور توقع کی جاتی ہے۔ کہ آئندہ دو ہفتوں میں ان کی تعداد چھ سو تک پہونچ جائے گی۔

لنڈن ۱۱ مئی سائیگاں ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ شام سے انگریز اور امریکن باشندوں کو نکل جانے کا حکم دیا گیا ہے۔ شام میں امریکن یونیورسٹی بند کر دی گئی ہے اور اس کے مصری۔ فلسطینی اور امریکن باشندوں کو حکم دیا گیا ہے کہ جلد سے جلد شام سے نکلکر اپنے اپنے ملکوں کو چلے جائیں۔

لنڈن ۱۱ مئی سائیگاں ریڈیو سے بیان کے مطابق فرانس کے سفیر مقیم واشنگٹن نے ایک پریس کانفرنس میں کہا۔ کہ اگر امریکہ نے ڈاکر پر قبضہ کرنے کی کوشش کی تو فرانس کا بحری بیڑہ مقابلہ کرے گا۔

لنڈن ۱۱ مئی فرانس کے نائب وزیر اعظم ایڈمرل ڈارلان کے اچانک جرمنی روانہ ہونے پر حیرت کا اظہار کیا جا رہا ہے اس کے ہمراہ پیرس کا جرمن سفیر بھی ہے کہا جاتا ہے کہ جرمن وزیر خارجہ ہر فان ربن ٹراپ جرمنی اور فرانس کی سرحد پر آیا ہوا ہے۔ جہاں دونوں میں کوئی اہم گفتگو ہوگی۔

نیویارک ۱۱ مئی۔ مسٹر کارڈل ہل وزیر خارجہ امریکہ نے اٹلی کی دو امدادی انجمنوں کی رجسٹریشن کی اس بنا پر اجازت نہیں دی کہ ان کی سرگرمیاں حکومت اٹلی کو فائدہ پہنچانے کا موجب ہو سکتی ہیں۔ اور یہ فعل غیر جانبداری کے قانون کے خلاف ہے۔

لنڈن ۱۱ مئی انقرہ کے باخبر حلقوں کا خیال ہے۔ کہ شاید اب ان میں بھی شورش ہو جائے۔ کیونکہ جرمن جاسوس اور سپاہی سیاحوں کے لباس میں بھاری تعداد میں وہاں پہنچ رہے ہیں۔

لنڈن ۱۱ مئی۔ کل رات لنڈن پر نازی جہازوں نے جو بے تحاشا بم باری کی۔ اس کے نتیجہ کے طور پر عام تباہی کے علاوہ پارلیمنٹ۔ ویسٹ منسٹر ایبے۔ اور برٹش عجائب گھر کی عمارتوں کو بھی نقصان پہنچا۔ نازیوں کا یہ حملہ موجودہ جنگ کا شدید ترین حملہ تھا۔ وزارت ہوا کے اعلان کے مطابق جانی اور مالی نقصان کا اندازہ بہت زیادہ ہے

کراچی ۱۱ مئی۔ سلطان مسقط جو ہندوستان کا دورہ کرکے کراچی پہنچے تھے واپس مسقط چلے گئے ہیں۔

لنڈن ۱۲ مئی۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے کل رات ایمڈن اور راٹرڈم کی گودیوں پر سخت بمباری کی۔ شمالی جرمنی کے سمندری کنارہ کے علاقہ پر بھی حملے کئے گئے۔

لنڈن ۱۲ مئی۔ ایک روسی اخبار نے لکھا ہے۔ کہ گذشتہ موسم گرما میں جرمن ہوابازوں کو حملہ کرنے میں آسانی تھی۔ اور وہ برطانیہ کو اس سے زیادہ نقصان پہونچا سکتے تھے۔ مگر اب حالات بدل گئے ہیں۔ اور انگریزی بمبار نہ صرف پہلے سے زیادہ بم لے جاتے ہیں۔ بلکہ ان کی طاقت بھی بڑھ گئی ہے۔ بالخصوص نئی قسم کے ہوائی جہاز دشمن کے لئے بہت ہی خطرناک ثابت ہو رہے ہیں۔

لنڈن ۱۲ مئی۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں کم سے کم بارہ جرمن ہوائی جہاز ٹھکانے لگائے جا چکے ہیں۔ ان میں سے سات رات کو گرائے گئے اور پانچ دن کو۔ ان میں سے آٹھ کو انگریزی ہوائی جہازوں نے نشانہ بنایا۔

لنڈن ۱۲ مئی ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ دشمن کے جہازوں نے کل رات برطانیہ پر دور دور چھاپے مارے مگر کہیں بھی زور کا حملہ نہیں ہوا۔ اور نہ جانی نقصان زیادہ ہوا۔ غیر سرکاری خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کل رات لنڈن میں تین بار ہوائی خطرہ کا الارم کیا گیا

لنڈن ۱۲ مئی۔ ماسکو میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ روسی گورنمنٹ نے عراق سے سیاسی میل جول کر لیا ہے۔ پچھلے سال عراق گورنمنٹ نے روس سے بار بار کہا تھا کہ وہ اس کے ساتھ سیاسی اتحاد کر لے مگر ساتھ ہی عراقی گورنمنٹ یہ شرط پیش کرتی تھی۔ کہ روسی گورنمنٹ عرب ممالک اور عراق کی آزادی کو تسلیم کرے۔ چونکہ حکومت روس اس شرط کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں تھی۔ اس لئے معاہدہ نہ ہو سکا۔ مگر اب ۲ مئی کو حکومت عراق نے انقرہ کے روسی سفیر کے ذریعہ پھر یہ درخواست پیش کی۔ اور اس دفعہ عرب ممالک کی آزادی کی شرط اس نے اڑا دی۔ جس پر حکومت روس نے عراق کے ساتھ سیاسی میل جول منظور کر لیا۔

انقرہ ۱۲ مئی۔ شرق اردن کے امیر عبداللہ نے اعلان کیا ہے کہ یہ بات بالکل جھوٹ ہے۔ کہ عراق کے سوال پر میرا اپنے بیٹے سے کوئی جھگڑا ہو گیا ہے جس پر اس نے گولی چلا دی۔ امیر عبداللہ کہتے ہیں کہ یہ خبر دشمنوں نے پھیلائی ہے۔

لنڈن ۱۲ مئی آج کنیڈا کے ڈیفنس منسٹر نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ اگلے دو ماہ میں کنیڈا کو ۳۲ ہزار رنگروٹوں کی فوری ضرورت ہوگی۔

شملہ ۱۲ مئی۔ بنگال کے وزیر اعظم مسٹر فضل الحق وائسرائے سے ملاقات کرنے کے بعد آج تیسرے پہر شملہ سے کلکتہ روانہ ہو گئے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ سے انہوں نے کہا کہ میں نے ہندوستان کا آئینی الجھاؤ ختم کرنے کے لئے وائسرائے کے سامنے بعض تجاویز پیش کی ہیں۔

شملہ ۱۲ مئی سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہوائی ڈاک اب افریقہ اور یورپ کو بھیجی جا سکتی ہے۔ مگر یہ ہوائی ڈاک ہفتہ میں صرف ایک بار آیا جایا کرے گی۔ اس وجہ سے خطوں کے آنے جانے میں لازماً کچھ دیر لگ جائے گی۔

لنڈن ۱۲ مئی۔ انگریزی جہازوں نے کل ہیمبرگ اور بریمن پر شدید حملے کئے اور دونوں شہروں کے جہاز بنانے کے کارخانوں اور صنعتی ٹھکانوں کو چن چن کر نشانہ بنایا۔ آگن گولوں اور دھماکے سے پھٹنے والے بموں سے جگہ جگہ آگ بھڑک اٹھی۔ ان سب حملوں کے بعد ہمارے صرف چار جہاز واپس نہیں آسکے مئی کے شروع سے۔ یہ ہیمبرگ پر پانچواں اور بریمن پر چوتھا حملہ ہے۔ جرمن ریڈیو نے لوگوں کو خبردار کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ جب ہوائی خطرہ کا الارم ہو۔ تو انہیں فوراً تہ خانوں میں چلے جانا چاہیئے۔

شملہ ۱۲ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ یکم جنوری ۱۹۴۱ء سے ۱۳ جنوری تک ہندوستان سے مغربی ممالک کو جو ڈاک بھیجی گئی تھی وہ ضائع ہو چکی ہے۔ کیونکہ دشمن نے جہاز پر حملہ کرکے اسے برباد کر دیا۔

لنڈن ۱۲ مئی۔ "نیویارک ٹائمز" کو اس کے بوڈاپسٹ کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے۔ کہ سرویا میں جرمن فوج نے لوٹ گھسوٹ کا بازار گرم کر دیا ہے۔ اور سرویوں کی جائدادوں کو ضبط کر لیا ہے وہاں کے برطانی باشندوں کی جائیدادیں بھی انہوں نے لوٹنی شروع کر دی ہیں۔

نئی دہلی ۱۲ مئی۔ مڈل ایسٹ سے گورنمنٹ آف انڈیا کے سپلائی ڈیپارٹمنٹ کو ۳۵ لاکھ ڈبوں کا آرڈر آیا تھا سپلائی ڈیپارٹمنٹ نے یہ آرڈر ہندوستان کی ایک فرم کو دے دیا ہے۔

لاہور ۱۲ مئی۔ گذشتہ موسم گرما میں ۱۶۷ خاکسار مسجدوں میں قانون شکنی کرتے ہوئے گرفتار کئے گئے تھے۔ اور انہیں چھ مہینے سے چار سال تک مختلف میعاد کی سزائے قید ہوئی تھی۔ آج ایڈیشنل سشن جج نے انکے متعلق فیصلہ کیا کہ وہ جتنی سزا بھگت چکے ہیں وہ قانون شکنی کی کافی سزا ہے۔ اس لئے انہیں رہا کر دیا جائے۔

بمبئی ۱۲ مئی۔ بمبئی میں اب بالکل امن ہے۔ کرفیو آرڈر ہٹا لیا گیا ہے پہلے پانچ سے زیادہ آدمیوں کے اکٹھا ہونے کی ممانعت تھی۔ اب یہ بھی دور کر دی گئی ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی